عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۱ | ۹ تا ۱۶ ر جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ مطابق یکم تا ۷ ر مئی ۲۰۱۲ء | شمارہ: ۱۷

تکمیلِ رسالت کے عملی تقاضے

انسانی زندگی کی تشکیل میں سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصّہ

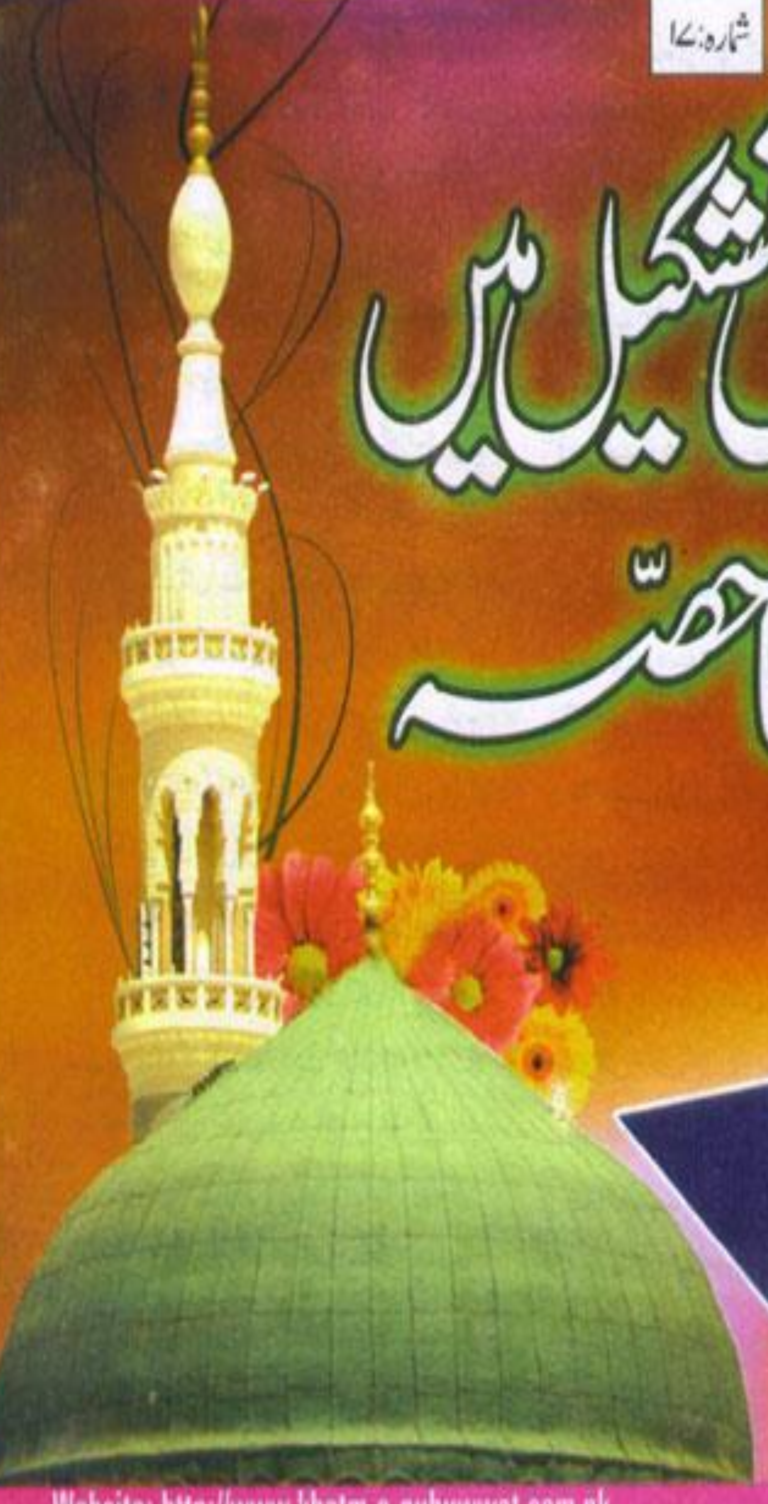

عظیم الشان ختمِ نبوت کانفرنس ساہیوال

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.or
http://www.khatm-e-nubuwwat.co

معاہدے کے مطابق منافع کی تقسیم .... اُم عبداللہ، کراچی

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

س:...... ایک شخص کو دو لاکھ پچاس ہزار روپے دیئے، ایگریمنٹ ہوا، ۲۰۰۳ء میں موٹر ٹریننگ اسکول والوں سے کہ جو بھی آمدنی ہوگی، اس کی ففٹی ففٹی کی مالک یعنی آمدنی کا آدھا ہمارا ہوگا مگر انہوں نے کبھی آدھی آمدنی ہمیں نہیں دی، کہنے لگے کہ میں آپ کو چار ہزار روپے ماہانہ دوں گا، مگر چار ہزار روپے بھی انہوں نے صرف ۲۰۰۳ء سے ۲۰۰۵ء تک دیئے۔ مجھے قسطوں پہ گاڑی چاہئے تھی، میرا بینک اکاؤنٹ نہیں تھا، اس لئے میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے گاڑی نکلوادیں۔ مجھے بتایا کہ ایک مہینے بعد گاڑی ملنی ہے بک کرانے کے اتنے پیسے ہیں، میرے شوہر کو اٹیک ہوگیا، وہ پیرالائز ہوگئے، ابھی گاڑی صرف بک کرائی تھی، میں نے ان کو کہا کہ میرے شوہر کو اٹیک ہوا ہے، مجھے گاڑی نہیں چاہئے، کہنے لگے ہم آپ کو نقصان نہیں ہونے دیں گے۔ وہ گاڑی انہوں نے نکلوائی ۲۰۰۵ء سے ۲۰۰۸ء تک استعمال کی پھر بیچ دی، اور مجھے کہنے لگے میں آپ کے پیسے تھوڑے تھوڑے کرکے دوں گا۔ میرے شوہر کا بھی ۲۰۰۶ء میں انتقال ہوگیا۔ انہوں نے وہ پیسے تھوڑے تھوڑے کرکے ابھی مارچ میں ادا کئے ہیں، میرا بیٹا کہتا ہے کہ ان سے کہیں یا تو ۲۰۰۳ء سے ۲۰۱۱ء تک آمدنی کا ففٹی ہمیں دیں یا جو چار ہزار روپے ماہانہ دے رہے تھے وہ دیں، وہ کہتے ہیں کہ میں کچھ نہیں دوں گا۔ آپ بتائیں کیا ہونا چاہئے؟

ج:...... صورت مسئولہ میں آپ نے دو لاکھ پچاس ہزار کی جو رقم ۲۰۰۳ء میں اپنے شریک کو دی تھی اور ایگریمنٹ کے مطابق ففٹی ففٹی پروفٹ بھی طے ہوگیا تھا، تو اب آپ کے پارٹنر کے ذمہ اسی معاہدے کے مطابق منافع کی تقسیم کرنا ضروری ہے، لہٰذا اس نے جو آپ کو ماہانہ چار ہزار روپے دیا ہے، اگر وہ ففٹی پرسنٹ ہے تو درست ہے اور اگر ففٹی پرسنٹ نہیں ہے تو ان صاحب کو باقی کی رقم ادا کرنا ضروری ہے، اگر انہوں نے دنیا میں ادا نہ کیا اور آپ نے معاف بھی نہ کیا تو آخرت میں ان کے لئے وبال ہوگا اور وہاں انہیں مقبول نیکیوں کی صورت میں ادا کرنا پڑے گا جو ہر لحاظ سے خسارہ ہے، اور ۲۰۰۵ء میں چونکہ آپ نے انہیں اسی رقم سے گاڑی بک کروانے کے لئے کہہ دیا تھا تو گویا پہلا والا معاہدہ ختم ہوگیا اور بعد میں آپ نے گاڑی لینے سے منع کردیا تو اب آپ کی رقم ان کے پاس بطور امانت تھی، آپ کی اجازت کے بغیر ان کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں تھا، مگر انہوں نے خود گاڑی خریدلی اور استعمال بھی کی، اور اب چونکہ انہوں نے تاخیر سے ہی صحیح آپ کی ساری اصل رقم لوٹادی ہے، تو وہ اپنی ذمہ داری سے فارغ ہوگئے ہیں۔ ہاں تاخیر سے رقم ادا کرنا بلا اجازت امانت میں خیانت کرنے کا گناہ ان کے ذمہ ہے، جب تک وہ آپ سے اور اللہ تعالیٰ سے معافی نہیں مانگ لیتے، یہ گناہ ان کے سر رہے گا۔ باقی ۲۰۰۵ء کے بعد سے ان کے ذمہ معاہدے کے مطابق رقم ادا کرنا لازم نہیں اور نہ ہی آپ لوگوں کا ان سے مطالبہ کرنا جائز ہے۔

س:...... سوال حذف کردیا گیا ہے؟

ج:...... صورت مسئولہ میں اگر زنا میں ملوث ہونے کا قوی اندیشہ ہو تو نکاح کرنا واجب ہوجاتا ہے اور عام حالت میں سنت ہے عفت اور پاکدامنی حاصل کرنے کے لئے نکاح کرلینا بہتر ہے۔ نفسانی خواہش کسی اور ذریعہ سے پوری کرنا گناہ ہے مگر زنا کرنا اس سے بھی بڑا گناہ ہے، جس کی کسی بھی صورت میں اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی تمام گناہوں سے حفاظت فرمائے۔ آمین۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
کراچی

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری　صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی　مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۱　۹ تا ۱۷ رجمادی الثانی ۱۴۳۳ھ مطابق یکم تا ۷ رمئی ۲۰۱۲ء　شمارہ:۱۷

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

کفر و اسلام سے متعلق چند شبہات کا ازالہ	۵	(اداریہ)
انسانی زندگی کی تشکیل میں سیرت نبوی کا حصہ	۷	مولانا محمد خالد ندوی
دین اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے	۱۱	محترم خالد محمود
تکمیل رسالت کے عملی تقاضے	۱۳	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
سفر حرمین شریفین اور عمرہ کی ادائیگی (۳)	۱۷	محمد وسیم غزالی
ختم نبوت کانفرنس ساہیوال	۲۱	مولانا محمد قاسم رحمانی
خبروں پر ایک نظر	۲۵	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری　مطبع: القادر پرنٹنگ پریس　طابع: سید شاہد حسین　مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث — گزشتہ سے پیوستہ

دُنیا سے بے رغبتی

بقدرِ کفایت روزی پر صبر کرنا

دُوسری بات یہ فرمائی کہ اس پر رونے والیاں کم ہوں، کیونکہ اس کا خویش قبیلہ زیادہ نہیں تھا، اس لئے جب مرا تو اس پر کوئی رونے والا بھی نہیں۔ اللہ اکبر! کیسی عمدہ حالت ہے کہ جیسے دُنیا میں اکیلا آیا تھا ویسے ہی اکیلا رُخصت ہوا، کیونکہ اگر کسی کی موت پر ہزاروں رونے والے بھی ہوں تو ان کے رونے سے مرنے والے کو کیا نفع؟ بقول اکبر:

ہمیں کیا جو تربت پہ میلے رہیں گے
تہِ خاک ہم تو اکیلے رہیں گے!

مرنے کے بعد آدمی کو نہ دُنیا کی عزّت و وجاہت کام آئے گی، نہ دولت و ثروت، نہ لوگوں کے مرثیے اور نوحے، اس کے کام تو وہ اعمال آئیں گے جن کو یہ اپنے ساتھ لے گیا۔

تیسری بات یہ ارشاد فرمائی کہ اس کا ترکہ بھی کم ہو، جس کو یہ پیچھے چھوڑ کر گیا تھا، نہ وہ اپنی زندگی میں دُنیا سے ملوّث ہوا، نہ اس کے مرنے پر اس کی وراثت کے جھگڑے ہوئے۔

یہ تمام صفات، جن کو اس حدیث میں لائقِ رشک فرمایا گیا، اگر کسی بندۂ خدا کو نصیب ہوں تو اسے شکر کرنا چاہئے، اور اگر نصیب نہ ہوں تو کم از کم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ان کو لائقِ رشک تو سمجھے، اس سے بھی کسی درجے میں ذوقِ نبوی کے ساتھ ہم آہنگی نصیب ہوجائے گی، رَزَقَنَا اللہُ بِفَضْلِہٖ وَمَنِّہٖ!

دُوسری حدیث کا مضمون واضح ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشکش کی گئی کہ اگر آپ چاہیں تو آپ کے لئے بطحائے مکہ سونا بنادیا جائے، مگر اس کو منظور نہیں فرمایا، اور یوں عرض کیا کہ: یا اللہ! میں تو یہ چاہتا ہوں کہ ایک دن پیٹ بھر کھایا کروں اور ایک دن بھوکا رہوں، بھوکا رہوں تو آپ کی بارگاہ میں گڑگڑاؤں، اور جس دن کھانے کو میسر آئے آپ کا شکر و حمد بجالاؤں۔

اس حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّتِ نفس اور بلندیٔ زُہد کا کسی قدر اندازہ کیا جاسکتا ہے، اسی کے ساتھ دُنیا کی حقارت و ذلت بھی معلوم ہوجاتی ہے کہ خود ربّ العالمین کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پیشکش کی جاتی ہے، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قبول نہیں فرماتے۔ یہاں سے یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر و فاقہ خود اختیاری تھا، مجبوری کی وجہ سے نہیں تھا۔ یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب آدمی بھوکا ہو تو اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب سنت ہے، اور یہ حق تعالیٰ شانہٗ کو بہت ہی پسند ہے، اسی طرح جب حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے کوئی نعمت ملے اس پر شکر کرنا بھی اس نعمت کا حق ہے، کیونکہ شکر پر مزید انعامات سے نوازنے کا وعدہ ہے، اور ناشکری پر سزا کی وعید ہے، حق تعالیٰ شانہٗ ہم کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان محبوب اداؤں کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق کامیاب ہوا وہ شخص جو اسلام لایا، اور اس کو بقدرِ ضرورت رزق عطا کیا گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو قناعت عطا فرمائی۔''

(ترمذی ج:۲ ص:۵۸)

مطلب یہ کہ ایسا شخص جس کو یہ تین نعمتیں ملی ہوں، دُنیا اور آخرت میں کامیاب ہے، اسلام کی ہدایت ہوجانا، بقدرِ ضرورت روزی مل جانا، اور اس پر قناعت نصیب ہوجانا، کیونکہ رزق تو من جانب اللہ مقدّر ہے، جس شخص کو قناعت نصیب ہوگئی، اور وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالایا، اس کو دُنیا اور آخرت کی ساری نعمتیں مل گئیں۔

''حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: مبارک ہے وہ شخص جس کو اسلام کی ہدایت ہوئی، اور اس کی روزی بقدرِ کفایت تھی، اور اس کو قناعت نصیب ہوئی۔''

(ترمذی ج:۲ ص:۵۸)

یعنی وہ شخص نہایت مبارک ہے جس کو اسلام کی ہدایت ہوئی، اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے اس کا سینہ کھول دیا، اور اس کو بقدرِ کفایت روزی میسر آئی کہ الحمدللہ گزارہ چل رہا ہے، اگرچہ بچتا بچاتا کچھ نہیں، اور اس کو اللہ تعالیٰ نے قناعت کی دولت سے نوازا کہ اس کو زیادہ جمع کرنے کی حرص نہیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ ہم کو بھی یہ دولتیں نصیب فرمائے، آمین!

اداریہ

کفر و اسلام سے متعلق چند شبہات کا اِزالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

کفر و اِسلام کے مسئلے میں بعض لوگوں کو جو شبہات پیش آتے ہیں، مناسب ہوگا کہ ان پر ایک نظر ڈال لی جائے۔

۱:...بعض حضرات یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جو شخص "لا اِلٰہ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ" کا قائل ہو، اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو، اس کو کافر کہنا جائز نہیں۔

یہ بات اس حد تک صحیح ہے کہ جو شخص کلمہ شریف پڑھ کر اپنے مسلمان ہونے کا اِقرار کرے، ہم اس کو مسلمان سمجھیں گے جب تک کہ اس سے کوئی کلمۂ کفر سرزد نہ ہو اور ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کا منکر نہ ہو۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ "لا اِلٰہ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ" کا اِقرار کرنا دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو قبول کرنے کا معاہدہ ہے، پس جو شخص کلمہ پڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی کسی بات کا اِنکار کرتا ہے، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتا، اور "لا اِلٰہ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ" میں کئے گئے عہد کو توڑتا ہے، اس لئے اس کا کلمہ گو ہونا، اس کے ایمان و اِسلام کی ضمانت نہیں، جب تک کہ وہ اپنے اس کفر سے بیزاری کا اِعلان نہ کرے۔ فرض کیجئے! ایک شخص کلمہ پڑھ کر قرآن مجید کی کسی آیت کا اِنکار کرتا ہے، یا کسی رسول کو گالی دیتا ہے، یا اِسلام کے اَحکام کی توہین و تحقیر کرتا ہے، کیا کوئی عاقل اس کو مسلمان کہہ سکتا ہے...؟

الغرض کسی مسلمان کا کلمہ گو ہونا اسی وقت لائقِ اِعتبار ہوسکتا ہے جبکہ کلمے کے عہد پر بھی قائم ہو، لیکن جو شخص اپنے قول و فعل سے اس عہد کو توڑ ڈالے، اس کا کلمہ پڑھنا محض نفاق ہے، جو کفر کی بدترین قسم ہے، قرآنِ کریم میں ہے:

"اِذَا جَآئَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللهِ، وَاللهُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ." (المنافقون:۱)

ترجمہ:... "جب آئیں تیرے پاس منافق، کہیں ہم قائل ہیں تو رسول ہے اللہ کا، اور اللہ جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے اور اللہ گواہ ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں۔"

۲:...اسی طرح بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ "اہلِ قبلہ" کو کافر کہنا جائز نہیں، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشادِ گرامی ہے:

ترجمہ:... "جس نے ہماری نماز پڑھی، ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا، اور ہمارا ذبیحہ کھایا، پس یہ وہ مسلمان ہے جس کے لئے اللہ کا عہد ہے اور اس کے رسول کا عہد ہے، پس اللہ تعالیٰ سے اس کے عہد میں عہد شکنی مت کرو۔" (بخاری، مشکوٰۃ ص:۲۱)

یہ شبہ بھی صحیح نہیں۔ اس نے اس حدیثِ پاک میں مسلمانوں کی معروف علامات کو بیان فرمایا گیا ہے، ایسے شخص سے جب تک کوئی موجبِ کفر سرزد نہ ہو، اس کو مسلمان ہی سمجھا جائے گا، اور یہی حدیثِ پاک کا مدعا ہے، یہ نہیں کہ صرف ان تین باتوں کے کرنے کے بعد خواہ وہ کتنا ہی کفر بکتا پھرے، جب بھی اس کو مسلمان ہی سمجھا

جائے۔ الغرض اہل قبلہ وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے دین کو مانتے ہوں اور ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کے منکر نہ ہوں۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ "ردّالمحتار" میں لکھتے ہیں: "جو شخص "ضروریاتِ دین" میں مسلمانوں کا مخالف ہو، اس کے کفر میں کوئی اختلاف نہیں، خواہ ساری عمر طاعات وعبادات کا پابند رہے۔" (ردّالمحتار من الامامہ، ص:۳۷۷)

۳:... بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی کے اسلام وکفر کا فیصلہ کرنا کسی انسان کا کام نہیں، کیونکہ ایمان دل میں ہوتا ہے، اور دل کا حال اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ ان کا یہ شبہ بالکل سطحی ہے۔ اوّل تو اس لئے کہ ہم بھی کسی کے دل پر کفر کا حکم نہیں لگاتے، بلکہ جن عقائدِ کفریہ کا اخبارات اور رسائل اور کتابوں میں برملا اظہار کیا جائے، ان پر کفر کا حکم کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص واقعتا ایسا ہو جو اپنے اندر مدۃ العمر کفر چھپائے پھرتا ہے، مگر زبان وقلم سے اس نے کبھی اپنے کفر کا اظہار نہ کیا ہو، بلکہ ظاہر میں کلمہ پڑھتا ہو، اور اپنے آپ کو مسلمان کہلاتا ہو، تو چونکہ اس سے کوئی چیز موجبِ کفر ظاہر نہیں ہوتی، اس لئے ہم اس کے کفر کا فیصلہ نہیں کریں گے، بلکہ ایسے پوشیدہ کفر والے کے کفر کا فیصلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ لیکن اگر کوئی شخص دینِ محمدی کے قواعد کو توڑتا ہو، اور ضروریاتِ دین کا برملا انکار کرتا ہو، تو اس شخص کو مسلمان آخر کس اُصول کے تحت کہا جائے گا...؟

دوم:... یہ کہ اسلام اور کفر کے کچھ دُنیوی اَحکام ہیں، اور کچھ اُخروی۔ اگر کسی کافر کے کافر ہونے کا بھی حکم نہ کیا جائے، تو اس کے معنی یہ ہیں کہ دُنیا میں ہم اسلام اور کفر کی حدود کو مٹاتے ہیں، مسلمانوں اور کافروں کے اَحکام کو معطل کرتے ہیں، اور کافروں پر مسلمانوں کے، یا مسلمانوں پر کافروں کے اَحکام جاری کرتے ہیں۔ کیا کوئی عقل مند بقائمی ہوش وحواس اس کو تجویز کرسکتا ہے...؟

سوم:... یہ کہ دُنیا میں ہم جو کسی کے مسلمان یا کافر ہونے کا فیصلہ کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے ان اُصول اور قواعد کے مطابق کرتے ہیں جو قرآنِ کریم اور حدیثِ نبوی میں موجود ہیں، اس لئے یہ فیصلہ اِنسانوں کا نہیں، بلکہ خدا تعالیٰ ہی کا فیصلہ ہے جو اِنسانوں کے ذریعے نافذ ہوتا ہے۔

۴:... بعض لوگ بڑی شد ومد سے یہ شبہ پیش کرتے ہیں کہ ان مولویوں کے فتووں کا کیا اِعتبار ہے؟ انہوں نے کس کو چھوڑا جس پر کفر کا فتویٰ نہ لگایا ہو؟ اس شبہ کا حاصل یہ ہے کہ اگر بعض لوگوں نے بعض پر غلط فتویٰ کفر لگایا ہے تو آئندہ کے لئے کسی کافر کو کافر کہنے کی راہ بھی بند ہوگئی ہے؟ یہ شبہ جس قدر کمزور ہے، اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں۔ اُصول یہ ہے کہ اگر کسی کے خلاف فیصلہ غلط ہو تو دلائل سے اس کا غلط ہونا ثابت کیا جائے، یہ تو کوئی اُصول نہیں کہ چونکہ بعض ججوں نے غلط فیصلے بھی کئے ہیں، اس لئے آئندہ کسی عدالت کا کوئی فیصلہ بھی قابلِ قبول نہیں۔ اسی طرح جن لوگوں نے کسی پر غلط فتویٰ صادر کیا ہو، اس کی غلطی واضح کی جاسکتی ہے، اور بتایا جاسکتا ہے کہ اس فتوے میں فلاں اُصولِ شرعی کی رعایت نہیں رکھی گئی۔ لیکن یہ سمجھنا کہ جو شخص قطعیاتِ دین کا منکر ہو، اور جسے پوری اُمت بالاتفاق خارج اَز اسلام قرار دیتی ہو، وہ بھی مسلمان ہے، بالکل غلط ہے...!

۵:... بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر کسی میں ننانوے وجوہ کفر کے پائے جائیں اور ایک وجہ اسلام کی پائی جائے، اس کو کافر نہیں کہنا چاہئے، اور اس کے لئے وہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا حوالہ دیتے ہیں۔ مگر ان کا مطلب سمجھنے میں ان سے غلطی ہوئی ہے... یا جان بوجھ کر وہ لوگوں کو مغالطہ دینا چاہتے ہیں... امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے کوئی ایسا فقرہ کہا جس کے ننانوے مطلب کفر کے ہوسکتے ہیں، لیکن ایک تأویل اس کی ایسی بھی ہوسکتی ہے جو اسلام کے مطابق ہو، تو ہم ایک مسلمان سے حسنِ ظن رکھتے ہوئے ان ننانوے وجوہ کو نہیں لیں گے، بلکہ وہی مطلب لیں گے جو اسلام کے مطابق ہے۔ اور یہ بات بالکل صحیح ہے اور اہلِ علم ہمیشہ اس کا لحاظ بھی رکھتے ہیں، لیکن اگر کوئی شخص اپنے قول کی خود تشریح کردے اور بہانگِ دُہل اعلان کرے کہ میرا مطلب یہ نہیں بلکہ یہ ہے ... جو موجبِ کفر ہے... تو ہم اس کے حق میں کفر کا فیصلہ دینے پر مجبور ہوں گے، اور اس صورت پر امام ابوحنیفہؒ کا قول چسپاں نہیں ہوتا۔ اسی طرح اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ جو شخص ننانوے باتیں کفر کی کہے اور ایک بات اسلام کی کردیا کرے، اس کو بھی مسلمان ہی سمجھا جائے گا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

انسانی زندگی کی تشکیل میں

سیرت نبوی کا حصہ

مولانا محمد خالد ندوی غازی پوری

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا موضوع ایک سدابہار موضوع ہے،اس کا حسن لازوال ہے،اس کی خوشبو لافانی ہے،اس کی ضرورت ہر فرد کو ہے، ہر زمانہ میں ہے، نہ کسی زمانہ کے لئے مخصوص ہے، نہ کسی علاقہ کے لئے وہ محدود ہے، بلکہ اس کی ضرورت جس طرح انسانوں کو ہے، اسی طرح حیوانوں کو بھی ہے، جس طرح اس کی ضرورت ایک عاقل اور فرزانے کو ہے، اسی طرح اس کی ضرورت ہر کہہ ومہہ، کائنات کی ہر شے، آفتاب وماہتاب اور اس کے سیارگان فلک کو بھی ہے،اس کی ضرورت انسانی شعور کی بالیدگی اور وجدان کے فروغ کے لئے ہے، تو اس کی ضرورت دریا کی روانی اور سمندر کی تلاطم خیزی اور اس کی پنہائیوں میں لؤلؤ ومرجان کی جو پرورش ہورہی ہے اس کے لئے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی ضرورت ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ایسی ہے جیسے آفتاب، اگر آفتاب چند روز نہ نکلے تو ہم سب پریشان ہوجاتے ہیں، پرندے اور حیوانات بھی پریشان ہوجاتے ہیں اور انسان تو انسان ہے، وہ پریشانیوں کے ازالے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس طرح آفتاب کے ذریعے ساری دنیا کو منور کیا اور اس کے بعد جرمس (Germs) کو ختم کرنے کا ذریعہ بنایا ہے، چاند کو اس کے ذریعے تابانی عطا فرمائی ہے اور اس کے ذریعے پھلوں میں رس اور مٹھاس پیدا کیا ہے، بلکہ زندگی کی بہت سی لہریں اس کے ساتھ وابستہ ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روحانی زندگی کے لئے، روحانی کائنات میں زندگی پانے کے لئے، امتیازی شان پیدا کرنے کے لئے اور دنیا وآخرت کی کامیابی کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کو بھی ''سراج منیر'' فرمایا ہے، یعنی آفتاب نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، سارے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہوئی تاکہ رسول اللہ، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آفتاب نبوت، آفتاب رسالت، سے وہ کسب فیض کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار اور اپنی امت کے سامنے اس کی تصدیق کریں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''وہ وقت قابل ذکر ہے جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے عہد لیا تھا۔''

ایک عہد یہ تھا جس کو ہم ''عہد الست'' کہتے ہیں، جس میں سارے انبیاء شامل تھے، اولیاء بھی شامل تھے، ابدال بھی شامل تھے، سب کے سب شامل تھے، انسان بھی شامل تھے اور اللہ عزوجل نے سب سے عہد لیا تھا:

''اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی۔''

ترجمہ: ''سب نے کہا کیوں نہیں! آپ ہی پروردگار ہیں۔''

ایک عہد یہ کہ اللہ رب العزت نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے خصوصی عہد لیا، وہ اس بات کا کہ ان کے نبوت و رسالت پر فائز ہونے کے بعد، شریعت کی کلید عطا کئے جانے کے بعد، انسان کی تحسین کے بعد، میرے رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئیں گے اور سب مل کر ان کی تصدیق کریں گے، سب مل کر ان کی نصرت اور بہی خواہی میں جت جائیں گے، سب ان کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں گے، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے بغیر کسی تحفظ کے، بغیر کسی شرط کے، بغیر کسی ہچکچاہٹ کے، سب نے کہا: ''اَقْرَرْنَا'' ہم اقرار کرتے ہیں، ہم تسلیم کرتے ہیں، ہم قبول کرتے ہیں، ہم گواہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس عہد کو ذکر کیا ہے، قرآن پاک کے اندر فرمایا کہ نبی کی رسالت سے جو امت وابستہ ہوئی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت ہو یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت ہو، یہ سب کے سب اسی لئے منتظر تھے، کہ ان کے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے، ان کے رہنماؤں نے حضور پاک محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ناز کی خبر دی تھی۔ اقرار کو انہوں نے یوں ادا کیا تھا۔

مشہور روایت ہے ابوسفیان شام کے فلسطین کے علاقہ میں ہیں اور روم کا بادشاہ ہرقل اپنی نذر پوری کرنے کے لئے آیا ہوا ہے، روم غالب آچکا ہے، ایران کی شکست ہوچکی ہے، قوت اور طاقت کے اعتبار سے آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس زمانے میں سپر پاور (Super Power) دو طاقتیں تھیں، ایک روم کی طاقت تھی اور ایک ایران کی، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دحیہ کلبیؓ کے ذریعے روم کے

بادشاہ ہرقل کو اپنا گرامی نامہ بھیجا جو حضرت دحیہ کلبیؓ اور بصریٰ کے حاکم کے توسط سے روم کے بادشاہ کو ملا اور اس نے وہ پڑھا، اس نے وہیں پر لوگوں کو جمع کیا اور وہاں موجود سفیان سے پوچھا کہ: بتاؤ! وہ کس خاندان سے ہیں؟ کہا کہ اعلیٰ خاندان کے ہیں، ان کے ماننے والے کون ہیں؟ ان کے ماننے والے کمزور طبقہ کے لوگ زیادہ ہیں، وہ کیا حکم دیتے ہیں؟ ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں، مال کی زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں، صلہ رحمی کرنے کا، رشتوں کے جوڑنے کا، آپس میں جوڑ پیدا کرنے کا، وہ ہمیں حکم دیتے ہیں: پاک دامنی اختیار کرنے کا، پھر اس نے اس پر جو تبصرہ کیا وہ یہ ہے: حالانکہ اس وقت وہ اقتدار کا مالک ہے، اس کے پاس طاقت ہے، اس نے کہا: ”اگر یہ بات اپنی جگہ درست ہے تو یہ جگہ وہ ہے جس کے وہ مالک ہوں گے، کاش! مجھے اتنا موقع ملتا، استطاعت ہوتی، میرے حالات ایسے ہوتے اور میں ان کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ کے پیر کو دھوتا۔“

کون ہے یہ؟ اس وقت اس کی حیثیت وہ تھی جو آج کل امریکا کی ہے، جو اس کے اقتدار اعلیٰ کی کرسی پر بیٹھنے والے شخص کی ہو سکتی ہے، اس وقت ہرقل کی ایسی حیثیت تھی، اس وقت کی سپر طاقت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق سے شہادت دلا دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخر الزماں ہیں، یہی نہیں اس کے بارہ میں آتا ہے کہ وہ ستاروں کو دیکھ کر اس کی چالوں سے نتیجہ اخذ کیا کرتا تھا، ایک روز اپنے محل میں صبح اٹھا تو اس کا چہرہ فق تھا، رنگ متغیر تھا، حالانکہ وہ فاتح تھا جو شادماں ہوتا ہے اور اس کے چہرے پر ایک خاص رنگ ہوتا ہے، بالکل الگ ہوتا ہے، مگر اس کا چہرہ اترا ہوا تھا، درباریوں نے پوچھا: حضور! آپ کو کون سی پریشانی لاحق ہے، چہرہ اترا ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ آج میں نے جو ستاروں پر غور کیا، معلوم ہوتا ہے کہ ملک الختان کا ظہور ہو چکا ہے، کون لوگ ہیں جو ختنہ کراتے ہیں، درباریوں نے کہا: حضور! پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، ختنہ تو صرف یہودی کراتے ہیں اور یہ جیسوز (Jessus) یہودی تھوڑی تعداد میں ہیں، آپ اپنے ملک کے گورنروں کو ہدایت جاری کر کے ایک سمن (Summon) جاری کر دیجئے، جہاں یہودی ملے ان کو قتل کر دیا جائے، آپ فکر نہ کریں وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، لیکن اس کا چہرہ بدلا ہوا ہے، عجیب سی کیفیت اس کے اوپر طاری ہے، اس نے کہا نہیں! غور کرو ایک کو بلایا جو مختون ہے، ختنہ اس کا ہوا ہے، اس سے پوچھا وہ کون ہے؟ تو اس شخص نے اس بات کی (گواہی دی) شہادت دی کہ مکہ مکرمہ کی سرزمین میں ایک (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، اس نے کہا: بس مجھے یقین تھا کہ نبی آخر الزماں آنے والے ہیں، لیکن میں یہ نہیں سمجھتا تھا کہ وہاں آنے والے ہیں، اس کا تصور یہ تھا کہ بنی اسحٰق علیہ السلام میں آنے والے ہیں، (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) بنی اسماعیل علیہ السلام میں آ گئے، تو اس نے شہادت بھی آپ کی آمد کی قبول کی، لیکن اللہ تعالیٰ کی جب توفیق نہیں ہوتی ہے تسلیم کرنے کے بعد بھی محرومی مسلط ہو جاتی ہے۔

اسی طرح اس دور کے سب سے پڑھے لکھے شخص حضرت ورقہ بن نوفل ہیں، مکہ شہر میں ان سے زیادہ کوئی پڑھا لکھا نہ تھا، عربی زبان تو ان کی مادری زبان تھی، عبرانی زبان کو جاننے والے، عبرانی سے عربی میں ترجمہ کرنے والے، توراۃ سے بھی واقف انجیل کے بھی پڑھنے والے اور عربی زبان سے خوب اچھی طرح واقف، جب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے پاس لے کر جاتی ہیں، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز بھی ہیں اور کہتی ہیں کہ ذرا آپ ان کو سن لیجئے کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں، بے ساختہ کہا کہا: ”ھذا الناموس الذی جاء الی موسیٰ“... یہ وہ ناموس ہیں، یہ وہ رسول ہے اور یہ ایک فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تھا... اور انہوں نے یہ کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندگی عطا کی تو میں آپ کا ساتھ ضرور دوں گا، پوری قوت کے ساتھ، پوری توانائی کے ساتھ، لیکن زندگی نے وفا نہیں کی اور دعوت کا زمانہ آنے سے پہلے ہی وہ دنیا سے رخصت ہو گئے، وہ تصدیق کر گئے، اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس وقت کی سپر پاور اور اس وقت کے سب سے زیادہ پڑھے لکھے عالم سے نبوت کی شہادت دلا دی۔

مدینہ منورہ جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی، اس کے بارے میں آتا ہے کہ بادشاہ ”تبع“ یا کوئی اور نام کے بادشاہ، انہوں نے کہا کہ اب نبی آخر الزماں کی بعثت ہوگی تو ہجرت کر کے کہاں جائیں گے؟ کہاں سے دعوت کا کام شروع کریں گے؟ اس جگہ کو تلاش کیا جائے، ان کی کتابوں کے اندر جو کچھ بھی لکھا ہوا تھا، اس کو سامنے رکھ کر انہوں نے پروگرام بنایا، نکلے اور چلتے چلتے یثرب (Yasrab) کی زمین پر پہنچے، انہوں نے کہا کہ یہی وہ جگہ ہے، جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ہوگی، بادشاہ یہیں قیام پذیر ہو گیا اور ان کے جو مشائخ تھے وہ بھی ان کے ساتھ قیام پذیر ہو گئے، بادشاہ نے کچھ دنوں کے بعد کہا کہ حکومتوں کی کچھ ضرورتیں ہوتی ہیں، جن کی بنا پر میں یہاں پر زیادہ رک نہیں سکتا واپس جا رہا ہوں، ہر ایک کے لئے اس نے مکان بنوائے اور ایک مکان اس نے دو منزلہ بنوایا، کہا جاتا ہے کہ اس نے جو دو منزلہ مکان بنوایا تھا وہ مکان حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے حصہ میں آیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے تشریف لائے اور مدینہ منورہ میں آپ کی سواری جاری تھی، آپ کی

اونٹنی گزر رہی تھی اور ہر ایک چاہ رہا تھا کہ آپ ان کے گھر ٹھہریں، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں چھوڑ دو اسے، اللہ کی طرف سے اس کو اشارہ مل چکا ہے، کہاں اسے رکنا ہے، لہٰذا حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے گھر کے سامنے وہ اونٹنی بیٹھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں قیام پذیر ہوئے، اللہ تعالیٰ نے اس حد تک اس کو واضح کر دیا تھا:

"وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ." (النمل:۱۴)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی دی، نام تک واضح کر دیا تاکہ کوئی وہم باقی نہ رہے، کوئی اجمال باقی نہ رہے، لہٰذا عیسیٰ علیہ السلام اور سارے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت سنائی اور ان کی امت میں آنے کا چرچا تھا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے: بنو قینقاع، بنو نضیر، بنو قریظہ، یہودیوں کے بڑے بڑے قبیلے تھے، مدینہ منورہ کی زمین میں بستے تھے، ان کے پاس باغات تھے، بڑی بڑی منڈیاں تھیں، ان کے پاس تجارت کے بہت سے وسائل تھے، کبھی کوئی جھگڑا ہوتا تو کہتے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہونے والی ہے، وہ آجائیں گے تو پھر ہم ان کے ساتھ مل کر تمہیں مزہ چکھائیں گے، اس وقت ہم غالب آئیں گے، نبی آخر الزماں کے ساتھ جو ہوگا وہ غالب ہوگا، کیونکہ یہ اجتماعی زندگی ان کے اندر تھی، انفرادی زندگی کو دیکھئے، حضرت سلمان فارسیؓ ایران سے چلے، فارس سے چلے، دین حق کی تلاش کرتے کرتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ پہنچ گئے، ان کو یہ پادریوں نے بتایا تھا کہ دیکھو کہ اب دین حق کہیں رہا نہیں، دین حق کی تلاش ہے تو یاد رکھو کہ نبی آخر الزماں کی بعثت کا زمانہ آگیا ہے، تم اگر وہ زمانہ پاجاؤ تو تلاش میں رہنا، ان سے جاکر ملنا اور کچھ آثار بھی بتلائے تھے، کچھ علامتیں بھی بتادی تھیں، جگہ بھی بتادی تھی تو وہ یثرب "مدینہ منورہ" آگئے، آنے کے بعد ایک شخص کے گھر میں کام کر رہے ہیں، کھجور کے درخت پر چڑھے ہوئے ہیں، ایسے وقت میں مالک یا اس کا لڑکا آپس میں گفتگو کر رہے ہیں کہ محمد رسول اللہ آئے ہوئے ہیں، جنہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نبی آخر الزماں ہوں، سلمان فارسی وہاں سن رہے ہیں، انہیں جس کی تلاش تھی، نیچے اتر آئے اور آکر پوچھا تو جس سے پوچھ رہے ہیں تو وہ خفگی کا اظہار کرتا ہے اور طمانچہ مار دیتا ہے، سہہ لیتے ہیں، برداشت کر لیتے ہیں اور اس کے بعد خاموشی کے ساتھ کام میں لگ جاتے ہیں، جب کام ختم ہو چکا، تھوڑی سی کھجور لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے ہیں تاکہ آزمائیں، نبی آخر الزماں ہیں، صدقہ نہیں لیں گے، ہدیہ قبول کریں گے جو کہ ایک علامت بتائی گئی تھی، لہٰذا وہ صدقہ کی کھجوریں لے کر جاتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت پیش کرتے ہیں، آپ نے وہ اصحاب صفہ جن کا کوئی گھر نہیں، ان کے سامنے آپ نے وہ کھجوریں ڈالیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ آپ لوگ کھائیں، آپ نے ہاتھ بھی نہیں لگایا، حضرت سلمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد پھر دوسرے دن کھجوریں لے کر گئے، پیش کیں اور کہا کہ حضور! یہ ہدیہ میں آپ کو پیش کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کھایا اور اپنے اصحاب کو بھی پیش کیا اور فرمایا کہ تم لوگ کھاؤ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا احساس ہو گیا، آپ نے اپنے اوپر کی چادر ہٹادی تاکہ سلمان دیکھ لیں، ادھر دیکھتے ہی چمٹ گئے، پھر سلمان فارسی حضرت سلمان فارسیؓ ہوئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دین "ثریا" پر ہوتا تو یہ وہ شخص ہے اس کو وہاں بھی پالینے کی کوشش کرتا، اس علاقے کے رہنے والوں میں یہ جستجو ہوگی اور وہاں پائیں گے، ایک بشارت بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سنادی۔ حضرت سلمان فارسیؓ کو اللہ رب العزت نے دو سو سال یا ڈھائی سو سال کی عمر عطا کی، کہاں کہاں وہ نہیں گئے؟ اپنی طویل عمر میں یہودیت جہالت اور آتش پرستی کے سارے مراکز میں انہوں نے وقت گزارا اور چنیدہ اور برگزیدہ شخصیتوں سے انہوں نے استفادہ کیا اور خود بھی ایک بڑے عالم گھرانے کے فرد تھے، آخر میں آکر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پر ایمان لے آئے، یہ اس بات کی شہادت اور گواہی ہے کہ حق تو آپ کے ساتھ ہے، جو آپ کے قریب آجائے گا، جو آپ کے سائے میں آئے گا، جو آپ کے جلو میں آئے گا، حق اس کو ملے گا اور جو دور ہوتا چلا جائے گا دور کر دیا جائے گا، اور جو دین آیا آپ کے ذریعہ اللہ رب العزت نے اعلان فرمادیا ہے:

"هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ." (التوبہ:۳۳)

قرآن کریم میں تین جگہ یہ آیتیں آئی ہیں، جس میں اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا، ایک دفعہ دو دفعہ تین دفعہ، یہ وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو بھیجا ہدایت کا سراپا دے کر اور دین حق کی سوغات دے کر، سارے ادیان پر اس کو غالب کر کے، دین کے اعتبار سے کوئی دین، کوئی مذہب، کوئی ازم، کوئی تصور، کوئی دعوت غالب نہیں آسکتی ہے، دین حق اسلام کے مقابلہ میں آج کی جو صورت حال ہے، آپ اگر غور کریں تو مسلمان ضرور شکست خوردہ ہے، مسلمانوں کی حکومتیں شکست خوردہ ہو رہی ہیں، لیکن اسلام شکست خوردہ نہیں ہے۔

ایک پرچہ میں میں نے پڑھا جس میں امریکا

کی ایک خاتون نے اسلام لانے کا تذکرہ کیا ہے، اس نے یہ بات کہی کہ جس وقت ٹاؤن الیون کا حادثہ پیش آیا، میری والدہ نے چیخ ماردی، وہ منظر دیکھ کر کے میں دوڑ کر آئی کیا بات ہے؟ میری والدہ نے کہا: دیکھو دیکھو! یہ دہشت گردی دیکھو، جب میں نے دیکھا تو مجھے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ اتنی بلند و بالا عمارت میں، میں کل ہی گئی تھی شاپنگ کے لئے، آج وہ اس طرح سے جل رہی ہے، مجھے یقین نہیں آرہا تھا، پھر میں نے یقین کیا کہ واقعی یہ واقعہ ہے، حالات نے ثابت کردیا کہ ایسا ہوگیا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ امریکا کے اندر اگر کوئی مسلمان نظر آجاتا ہے، تو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ دہشت گرد جارہا ہے، آپ ہمارے ملک سے نکل جائیں، چلے جائیں۔

میں نے یہ بھی دیکھا کہ مسلمانوں کی تجارت گاہیں اور منڈیاں (Shopping Complex) ویران پڑے ہوئے ہیں، کوئی امریکن خریدنے کے لئے نہیں جارہا ہے، اتنا بائیکاٹ ہورہا ہے، یہی چیز ہے جس نے میرے اندر داعیہ پیدا کیا کہ آخر کیا چیز "اسلام" ہے، اسلام کیا ہے؟ یہ کیا چیز مانگتے ہیں، وہ کہتی ہے کہ میں اسکول کے اندر گئی، وہاں جاکر اس میں جو مسلم طلبا (Students) تھے، ان سے میں نے پہلے سوال کیا، لیکن وہ مجھے خاطر خواہ جواب نہیں دے سکے، ایسا محسوس ہوا کہ وہ انجینئر، ڈاکٹر، سائنسدان، سیاستدان سب کچھ بننے کے لئے آئے ہیں، لیکن خود انہیں اسلام کے بارے میں معلومات نہیں، لہٰذا میں مطمئن نہیں ہوسکی، خواتین سے میں نے پوچھا کہ یہ اسکارف (Scarf) جو لگاتی ہیں، کیوں لگاتی ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ تو اپنی اپنی چوائس ہے، کچھ لگاتی ہیں اور کچھ نہیں لگاتیں، میں مطمئن نہیں ہوسکی، پھر نے انٹرنیٹ کھولا اور انٹرنیٹ پر میں نے اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کیں، میرے سامنے جب اسلام کی حقانیت، اسلام کے اوصاف، امتیازات سامنے آئے تو میرے دل نے قبول کرلیا کہ وہ تو وہی ہے، جس چیز سے میں آج تک مطمئن نہیں رہ سکی، میرے گھر والے، میری والدہ اور سب اس پر کہ ایک اور تین کا جو چکر ہے، اس سے میں مطمئن نہیں ہوسکی تھی، وہ ایک ہے یہ تین کیسے ہوگیا؟ اس کا بیٹا اور اس کی بیوی کیسے ہوجائے گی؟ یہ چیز مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی، آج اسلام نے مجھے سمجھا دیا کہ وہ ایک ہے، ایک نہیں ہے اور اسلام یہ کہہ رہا تھا:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ O اَللّٰهُ الصَّمَدُ O لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ O وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ O

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے، وہ بے نیاز ہے، اسے کسی کی ضرورت نہیں۔ عربی زبان میں "الصمد" اس چٹان کو کہتے ہیں، جس کا سہارا لے کر شکاری شکار کرتا ہے، جس کا سہارا لے کر ایک فرد اپنے دشمن کی گھات لگا کر بیٹھتا ہے، اس کو "صَمَدْ" کہتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ دوسروں کے لئے سہارا ہے، خدا کو کسی سہارے کی ضرورت نہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر یہ عقیدہ ہمیں دیا، یہ عقیدہ لافانی اس لئے عطا فرمایا کہ سب کو سہارے کی ضرورت ہے، حضرت یعقوب علیہ السلام اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے درمیان کشتی کرادی، یہودیوں نے اور یہی نہیں بلکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو غالب قرار دیا اور اللہ کو مغلوب، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بیٹا بنادیا اور جب بیٹا بنادیا تو ظاہر ہے باپ مجبور ہوگا، باپ کی شخصیت فعال نہیں رہ سکتی، گویا باپ پر انحصار کی کیفیت طاری ہوگئی، باپ کمزور ہوگیا تبھی تو بیٹے کی ضرورت ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ وحی آئی:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ O اَللّٰهُ الصَّمَدُ O لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ O وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ O

نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا ہے، وہ نہ بیٹا ہے کسی کا اور نہ کسی کا باپ ہے" وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ "اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

وہ کہتی ہے کہ جب میں نے یہ دیکھا نیٹ پر تو اس وقت میرے سامنے حقیقت کھل گئی، پھر میں نماز کے لئے مسجد گئی اور والدہ سے بتایا تو والدہ بگڑ گئی، لیکن میں نے جب اس کو حقیقت سے آگاہ کیا تو سب مطمئن ہوگئے اور آج الحمدللہ! میں مسلمان ہوں جب میں حجاب میں چلتی ہوں تو محسوس ہوتا ہے کہ میری عصمت کو تحفظ مل رہا ہے، میری عزت کو رعنائی نصیب ہورہی ہے، لوگوں کی غلط آنکھیں جو مجھ پر پڑتی تھیں، جنسیات کے مارے ہوئے، فاشیات کے مارے ہوئے جو ہماری طرف گھور گھور کے دیکھتے تھے، حجاب نے مجھے عزت عطا فرمائی، عصمت عطا فرمائی، آج میں محسوس کرتی ہوں کہ اسلام کے سائے میں آکر مجھے عزت ملی، افتخار ملا اور وہ امتیاز جس سے میں محروم تھی، اللہ رب العزت نے اسلام کے ذریعہ مجھ کو عزت عطا فرمادی تو اسلام غالب ہے، مغلوب نہیں۔ (جاری ہے)

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 2545573

دینِ اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے

محترم خالد محمود، سابق یوئیل کندن

محترمہ منیزے جہانگیر صاحبہ!

ہندو مذہب سے دینِ اسلام قبول کرنے والی خواتین کے حوالہ سے آج کل اخبارات اور نیوز چینلز پر خوب گرما گرم بحث ہو رہی ہے، خصوصاً ایکسپریس نیوز بھی اس حوالہ سے پروگرام کر رہا ہے اور کر چکا ہے، اور آپ کو اس پروگرام کی میزبانی کا شرف حاصل رہا ہے۔

اس سلسلہ میں چند گزارشات آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں، مگر اس سے قبل آپ کی خدمت میں یہ عرض کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ میں خود بھی ایک نومسلم آدمی ہوں، اللہ تعالیٰ نے آج سے تقریباً بیں پچیس سال قبل عیسائیت سے اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمدللہ! بتوفیق اللہ تعالیٰ پانچ کتابیں لکھ چکا ہوں، اپنا کوئی کمال نہیں، دینِ اسلام میں آنا اور کتب لکھنا یہ سب اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور عنایات ہیں، بس اللہ تعالیٰ قبول و منظور فرمالیں، اب آتا ہوں اصل موضوع کی جانب میری بہن! ہندومت سے دین اسلام قبول کرنے والی خواتین کے حوالہ سے ہندو برادری کی جانب سے یہ شور مچایا جا رہا ہے کہ ان کو زبردستی اور دباؤ میں لا کر دینِ اسلام قبول کرایا گیا ہے۔

بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہندو برادری کی اس بات کی حمایت ہمارے چند سیاسی لوگ بھی کر رہے ہیں اور اس حوالے سے آپ کے چینل سے بھی یہی تاثر ابھر کر سامنے آیا ہے کہ معاذ اللہ ان خواتین کو یا ان سے قبل مسلمان ہونے والی خواتین کو زبردستی مسلمان کیا گیا ہے۔

محترمہ منیزے جہانگیر بہن! کسی بھی ہوش مند اور باشعور کی عقل میں یہ بات آسکتی ہے کہ کسی بھی مرد یا عورت کو وہ بھی جو عاقل بالغ ہو، فردِ واحد کی حیثیت سے یا ایک جماعت کی حیثیت سے زبردستی دینِ اسلام قبول کرایا جاسکتا ہے، آقا دو جہاں احمد مصطفیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ اطہر پر نازل ہونے والا قرآن حمید فرقان مجید تو پہلے سے ارشاد فرما چکا ہے:

”لا اکراہ فی الدین“... دین اسلام میں زبردستی نہیں ہے....

لہٰذا سورۂ بقرہ کی آیت ۲۵۶ اگر آپ پوری پڑھ جائیں تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس موقع کے لئے ارشاد فرما رہے ہیں:

”دین اسلام میں زبردستی نہیں ہے،
ہدایت صاف طور پر گمراہی سے الگ ہو چکی
ہے تو جو شخص بتوں سے اعتقاد نہ رکھے اور
اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے ایسی
مضبوط رسی ہاتھ میں پکڑ لی ہے، جو کبھی
ٹوٹنے والی نہیں اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا
اور سب کچھ جانتا ہے۔“

۱:... لہٰذا ہندو برادری کی جانب سے اہلِ اسلام پر ایک ایسے بے بنیاد الزام کی تجدید کی جارہی ہے، جو اس سے قبل یہود و نصاریٰ تاریخی طور پر اہلِ اسلام پر یہ کہہ کر لگاتے رہے ہیں کہ معاذ اللہ! لوگوں کو زبردستی مسلمان کیا جاتا رہا ہے، یا یہ کہ نعوذ باللہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے، حالانکہ یہود و نصاریٰ کے اسکالرز اور مصنفین اس بات کا تحریری اقرار کر چکے ہیں کہ: ”دین اسلام مسلمانوں کے اعمال و اخلاق سے پھیلا ہے“ بہرحال ایک جرنلسٹ ہونے کی حیثیت سے آپ مجھ سے زیادہ ان باتوں کو پڑھ، سن چکی ہوں گی۔

۲:... پھر یہ کہ دینِ اسلام قبول کرنے والی یہ خواتین شیر خوار تو ہیں نہیں، جن کو زبردستی اسلام قبول کرالیا گیا ہو، حالانکہ شیر خوار بچوں کے لئے تو یہ کہنا بھی درست نہیں کہ وہ تو موم کی ناک کی طرح ہوا کرتے ہیں، جہاں مرضی موڑ لو، پھر یہ خواتین تو عاقل بالغ ہیں سو زبردستی کیسی؟

۳:... پھر یہ کہ میڈیا کی اس قدر تیزی اور آزادی کے ماحول میں اس طرح کے زور زبردستی والے واقعات ہونا ناممکن ہیں، جبکہ ان نومسلم خواتین کا بیان ریکارڈ پر موجود ہے کہ انہوں نے بارضا و خوشی دین اسلام قبول کیا ہے۔ لہٰذا ہندو برادری کا یہ واویلا محض جھوٹ ہے کہ ان خواتین کو زبردستی اسلام قبول کرایا گیا ہے۔

۴:... اور اسی بات کو سامنے رکھ کر ہندو برادری کا یہ کہنا کہ ہندو اقلیت کے ساتھ یہ ظلم اور ناانصافی ہے، ان کا یہ کہنا بھی محض فریب ہے ورنہ میں اور آپ اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ عیسائی مشنریاں جو مسلمانوں کو مرتد بنانے پر لگی ہوئی ہیں، وہ این جی اوز اور ہندو اقلیت سمیت دیگر اقلیتیں اس ملک پاکستان میں مسلمانوں یعنی اہلِ اسلام کی جانب سے کس قدر سکون اور امن میں رہ رہی ہیں کہ شاید نہیں بلکہ یقینی طور پر اس وقت اس ملک کے مسلمان باشندے اس قدر امن اور سکون میں

نہیں۔لہٰذا اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ اور اس کے قوانین بھی دین اسلام ہی نے دیئے ہیں، جذباتی باتیں تو بہت سی ہوسکتی ہیں، مگر حقیقت یہی ہے کہ دین اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے، جس کی تفسیر آقاو دوجہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ یعنی زبان نبوت ہے، بس بات سمجھنے اور سوچنے کی ہے۔ ورنہ دور نہ جائیں مسلمانوں پر تو آج کے دن تک ہندوؤں کے مظالم کی تاریخ رقم ہوتی چلی آرہی ہے، مگر طوالت کے خوف سے یہاں کچھ عرض کرنا نہیں چاہتا۔

۵:....ان نومسلم خواتین کے حوالے سے یہ بھی تو ممکن ہے کہ ہندو برادری کی جانب سے ان کو قتل کیے جانے کی دھمکیاں مل رہی ہوں، جیسا کہ یہ دھمکیاں بھی اخبار کی شہ سرخیاں بن چکی ہیں اور ہوسکتا ہے کہ بات اس سے بھی دو قدم آگے کی ہو کہ ان نومسلم خواتین کے والدین اور بہن بھائی ہندو برادری کے دباؤ پر یہ کہنے پر مجبور کردیئے گئے ہوں کہ تم نے تو دین اسلام قبول کرلیا، مگر اب ہمیں اپنی ہندو برادری سے جان کا خطرہ ہے، لہٰذا (معاذاللہ) تم دین اسلام چھوڑ کر واپس آجاؤ، کیونکہ ایسے معاملات میں کچھ بھی ممکن ہے۔

۶:.... کسی پیدائشی مسلمان لڑکی یا لڑکا کا گھر سے بھاگ کر اور عدالت جاکر نکاح کرلینا تو آپ کا میڈیا اس کو لڑکا، لڑکی کی آزادی اور پسند کی شادی قرار دیتا ہے اور یہی میڈیا پھر ان کی ڈھال بن جاتا ہے اور انہیں تحفظ فراہم کرتا ہے اور آج جب ان خواتین نے ہندومت اپنی مرضی سے چھوڑ کر دین اسلام قبول کرلیا ہے تو یہی میڈیا آج ان نومسلم خواتین کے قبول اسلام کو سوالیہ نشان بنا بیٹھا ہے، جس میں مکمل طور پر یہ تاثر دینے کی کوشش کی جارہی ہے کہ ان نومسلم خواتین کو زبردستی اسلام قبول کرایا ہے اور یہ کہ پاکستان کی ڈھائی فیصد ہندو برادری پر ظلم کیا جارہا ہے، حالانکہ ان دونوں باتوں کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں، لیکن کیا کیجئے کہ آپ کے اس پروگرام میں بلائے گئے تجزیہ نگار، اپنی تجزیہ نگاری کے زور پر علماء کرام اور دین اسلام کے اصولی قوانین کو غیر محسوس طریقے پر تنقید کا نشانہ بنارہے ہیں۔

۷:...میری بہن! دین اسلام قبول کرنے کے سلسلے میں ایک بات خوب یاد رکھنے کی ہے، دین اسلام جب کوئی عاقل بالغ مرد یا عورت اپنی مرضی سے قبول کرلے تو پھر واپسی کے تمام راستے بند ہوجاتے ہیں، کیوں بند ہوجاتے ہیں؟ اس میں پہلا بنیادی اصول تو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ دین اسلام سابقہ تمام ادیان کا نچوڑ ہے اور یہ کہ سابقہ کتب سماویہ کی جگہ اب کامل اور مکمل ضابطۂ حیات قرآن مجید فرقان حمید ہے، دوسری بنیادی اور اصولی بات یہ کہ انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلۂ خاتم النبیین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ختم ہوچکا ہے، یعنی اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ چنانچہ قرآن مجید فرقان حمید آئندہ تمام انسانیت کے لئے ضابطۂ حیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اس کا عملی نمونہ اور تفسیر، لہٰذا جب یہ دونوں باتیں اور اصول تاقیامت کے لئے نافذ العمل ہیں تو پھر ایسے کامل اور مکمل دین کو قبول کرنے کے بعد واپس پلٹنا یا کسی پیدائشی مسلمان کو یا کسی نومسلم کو ایسا کرنے کے لئے دباؤ ڈالنا یا مشورہ دینا کفر ہے، یہ اصول کسی انسان کے بنائے ہوئے نہیں بلکہ دین اسلام کی تعلیمات کا حصہ ہیں، اس لئے میری بہن! بس اتنا خیال کیجئے گا کہ ان نومسلم خواتین کے قبول اسلام پر آپ کے پروگرام کا یہ بحث و مباحثہ ان خواتین کے اسلام سے دوری کا سبب نہ بن جائے، کیونکہ روز قیامت ایک زبردست عدالت اللہ تعالیٰ کی بھی لگنی ہے، ایسا نہ ہو کہ اس معاملہ پر وہاں سے جان چھڑانی مشکل ہوجائے۔☆☆

ائمہ کرام عوام کو فتنہ مرزائیت سے آگاہ کریں: مولانا قاضی احسان احمد

کراچی (حافظ محمد رضوان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ منظور کالونی و اعظم ٹاؤن کی مساجد کے ائمہ کرام کا ماہانہ اجلاس جامع مسجد مریم میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمد نے کی۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز اشرفیہ مسجد کے امام مولانا محمد اعجاز کی تلاوت سے ہوا۔ اس موقع پر جناب قاضی صاحب نے کہا کہ دین کی نسبت اور پھر ختم نبوت کے مشن کے ساتھ وابستگی اس پر جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ ائمہ کرام کو مساجد کے ماحول میں رہ کر عوام کو فتنہ مرزائیت سے آگاہ کرنا چاہئے۔ عوام سے رابطہ، میل جول، خوشی غمی میں شریک ہوکر انہیں اپنے قریب کریں۔ اسکول و کالج میں ختم نبوت کے حوالے سے کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ نوجوانوں میں ختم نبوت کا پیغام پہنچایا جاسکے۔ اس حوالے سے علماء کرام سے مشاورت کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے حلقہ کے اکثر و بیشتر اسکول، پرائیویٹ ہیں اور ان اسکول کے مالکان کی علاوہ مساجد کے ائمہ سے کسی نہ کسی درجے ملاقات ضرور ہوتی ہے۔ اگر ان حضرات سے فتنہ مرزائیت کے حوالے سے گفتگو کی جائے تو بہت مناسب رہے گا۔ چنانچہ طے پایا کہ علماء کرام اپنے گردونواح کے اسکول مالکان سے ملاقاتیں کریں گے اور انشاء اللہ اگلے اجلاس میں رپورٹ پیش کی جائے گی۔ اجلاس کے اختتام پر مولانا قاضی نے کہا کہ ائمہ کرام سے مزید گزارش ہے کہ مہینے میں ایک جمعہ ختم نبوت کے موضوع پر ضرور پڑھائیں اور اپنی مساجد میں پندرہ روزہ یا ماہانہ بیان ختم نبوت کے موضوع پر ضرور کروائیں۔ اجلاس میں حلقہ منظور کالونی کے ذمہ دار مولانا محمد بلال احمد نے گزشتہ ماہ میں ہونے والے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے منعقد ہونے والے پروگراموں کی تفصیل سے سامعین کو آگاہ کیا۔ بعض مساجد کے ائمہ اور کمیٹی کے ممبران نے ایسے پروگرام پابندی سے کروانے کے لئے کہا۔ اجلاس میں نور مسجد کے امام مولانا محبوب احمد، صدیق اکبر مسجد کے مولانا بشیر احمد تونسوی، اللہ والی مسجد کے مولانا شبیر احمد، یوسف مسجد کے مولانا عبدالجلیل، خلفائے راشدین مسجد کے مولانا فیصل، مریم مسجد کے حافظ ابوبکر صدیق نعمانی کے علاوہ مولانا سلیم تبسم، مولانا حشمت اللہ خان، قاری محمد قاسم، مولانا امجد حسن، مولانا محمد قاسم نے شرکت کی۔ اجلاس کا اختتام توحید مسجد کے امام مولانا شفیع الرحمن کی دعا پر ہوا۔

تکمیل رسالت کے عملی تقاضے

”ختم نبوت کے دو مفہوم اور تکمیل رسالت کے عملی تقاضے“ کے موضوع پر امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم کا زیر نظر خطاب ۲۳؍جون ۲۰۰۲ء کو لاہور کے الحمرا ہال نمبر میں ہوا۔ افادۂ عام کے لئے نذر قارئین کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

ختم نبوت کے یہ دو مفہوم کیا ہیں؟ اس کو آپ آسانی سے سمجھ سکتے ہیں، ہماری زبان اردو میں بھی ختم کے دو مفہوم ہیں۔ مثلاً پیسے ختم ہوگئے، یعنی پہلے پیسے تھے، اب نہیں رہے۔ کسی شے کا پہلے وجود تھا، اب نہیں ہے۔ یا پنجابی میں کوئی کہے: ”دانے مک گئے“ یعنی پہلے گندم یا کوئی اور جنس تھی، اب نہیں ہے۔

یہ ختم نبوت کا ایک مفہوم ہے کہ وہ نبوت جو حضرت آدم علیہ السلام سے چلی آرہی تھی (اس لئے کہ پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام تھے) وہ ختم ہوگئی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی نبی نہیں، لیکن ختم کا ایک دوسرا مفہوم بھی ہے۔

آپ کو معلوم ہے اسکول کا طالب علم کہتا ہے: ”میں نے اپنا ہوم ورک ختم کرلیا“ اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اپنا کام مکمل کرلیا، پورا کرلیا۔ ختم کا دوسرا مفہوم ہے جس کی رو سے نبوت اور رسالت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ہوئی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید اور حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ضمن میں خاص طور پر تکمیل، اکمال، اتمام اور تتمیم جیسے الفاظ بکثرت استعمال ہوئے ہیں۔

”الیوم اکملت لکم دینکم۔“

ترجمہ: ”آج کے دن ہم نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کردیا۔“

”واتممت علیکم نعمتی۔“

ترجمہ: ”اور تم پر اپنی نعمت کا اتمام فرمادیا۔“

”ورضیت لکم الاسلام دینا۔“

ترجمہ: ”اور اب (قیامت تک کے لئے) اسلام کو تمہارے لئے بطور دین پسند کرلیا۔“

اسی طرح آپ کو معلوم ہے کہ قرآن حکیم میں دو مرتبہ یہ الفاظ آئے ہیں:

”وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ“ (الصف:۸)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ اپنے نور کا اتمام فرما کر رہے گا، چاہے یہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔“

”وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّا اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔“ (التوبہ:۳۲)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کو ہرگز یہ منظور نہیں، مگر یہ کہ وہ اپنے نور کا اتمام فرما کر رہے گا چاہے یہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو“

اسی طرح حدیث شریف میں آتا ہے:

”انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔“

ترجمہ: ”مجھے اس لئے بھیجا گیا ہے کہ میں اخلاق کے جو بلند مقامات ہیں ان کا اتمام کردوں۔“

تو آپ دیکھ رہے ہیں کہ اکمال، تکمیل، اتمام اور تتمیم، یہ الفاظ کثرت کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ضمن میں آرہے ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل فضیلت اسی اعتبار سے ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی عظمت کا انکشاف اس پہلو سے ہوتا ہے۔

ختم نبوت کا جو پہلا مفہوم ہے اس کی قانونی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اس لئے کہ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو وہ کذاب، دجال، جھوٹا اور کافر ہے اور جس کسی نے بھی اس کی تصدیق کی، اس کو مان لیا وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد شمار ہوگا۔ یہ اس کی قانونی اہمیت ہے۔ کوئی مسلمان رہا یا نہیں رہا، یہ تو بڑا اہم مسئلہ ہے، جس کی حیثیت قانونی ہے۔

اگر کسی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی نبوت کا اقرار کرلیا یا خود اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو وہ مرتد ہے، واجب القتل ہے، اس کی بیوی کا اس سے نکاح ختم ہوگیا۔

یہی وجہ ہے کہ ختم نبوت کے اس مفہوم پر علماء کرام نے بڑی تفصیل سے گفتگوئیں اور تقاریر کیں، خطبات دیئے اور تصانیف تحریر کیں، اس موقع پر مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ کی کتاب میرے نزدیک حرف آخر ہے، جس پر کوئی اضافہ نہیں ہوسکتا۔

ختم نبوت کا دوسرا مفہوم کہ حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم پر نبوت اور رسالت کی تکمیل ہوئی ہے۔

اس پہلو کو نمایاں کرنا درحقیقت میری آج کی گفتگو کا اصل موضوع ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ علماء کرام کی تقاریر میں ختم نبوت پر گفتگو ہوتی ہے تو قرآن مجید کی یہی ایک آیت پیش کی جاتی ہے:

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا" (الاحزاب:۴۰)

ترجمہ: "(اے مسلمانو! حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں، مگر وہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور انبیاء علیہم السلام کی مہر ہیں۔"

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ بولا بیٹا بنالیا تھا تو واضح کیا جارہا ہے کہ منہ بولا بیٹا کوئی حقیقت نہیں رکھتا، ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مرد کے والد ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ابتداً میں بیٹے دیئے بھی لیکن وہ جلد ہی فوت ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے آخری دور میں بھی ام المومنین حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضرت سیدنا ابراہیم کی ولادت ہوئی، وہ بھی بچپن ہی میں فوت ہوگئے... لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نبیوں کی مہر ہیں، یعنی مہر لگ گئی اور یہ راستہ بند ہوگیا۔ یہاں سے اب کسی اور نبوت کے اجراء کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

غور کیجئے کہ یہ آیت کس سیاق وسباق میں آئی ہے، عرب میں ہمیشہ سے ایک رواج چلا آرہا تھا اور یہاں کی تہذیب وثقافت کا جزو لازم تھا کہ کسی کا اگر منہ بولا بیٹا ہے اور اس کا انتقال ہوگیا یا اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو منہ بولے بیٹے کی بیوہ یا مطلقہ بیوی سے وہ شخص کبھی نکاح نہیں کرسکتا، وہ گویا حرام مطلق ہے۔

شریعت میں یہ حکم نہیں ہے، شریعت میں صلبی بیٹے کی بیوی حرام مطلق ہے، وہ بیوہ ہوجائے یا مطلقہ ہوجائے تو باپ اس سے شادی نہیں کرسکتا، وہ محرمات ابدیہ میں سے ہے، لیکن منہ بولے بیٹے کی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔

اس رسم کو توڑنے کے لئے اگر خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر عمل نہ کرتے تو کسی طرح بھی یہ صورت ختم نہیں ہوسکتی تھی، یہی وجہ ہے کہ ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو جب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے طلاق دے دی تو اللہ تعالیٰ نے ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آسمان پر نکاح کردیا۔

زمین پر یہ نکاح بعد میں ہوا ہے، اور اب یہاں فرمایا کہ اب اگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کام نہ کرتے (یعنی اپنے منہ بولے بیٹے کی مطلقہ سے نکاح) تو ان کے بعد تو کوئی نبی آنے والا ہے نہیں، لہٰذا اس غلط رسم کی اصلاح کی کوئی شکل نہ ہوتی۔

چنانچہ ختم نبوت کا جو قانونی مفہوم ہے اس کے اعتبار سے یہ متعلقہ آیت ہے، اس میں کوئی شک نہیں، لیکن میں نے جو دوسری آیات تلاوت کی ہیں، وہ ختم نبوت کے دوسرے مفہوم کے اعتبار سے اہم ہیں۔

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت والا مفہوم کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رسالت اور نبوت کی تکمیل ہوئی ہے۔ ان آیات پر گفتگو بعد میں ہوگی۔ پہلے میں چاہتا ہوں کہ ختم نبوت کے جو دو مفاہیم میں نے بیان کئے ہیں، ان کے اعتبار سے ہم بعض احادیث نبویہ کا مطالعہ کرلیں۔

جامع ترمذی اور سنن ابی داؤد میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"انہ سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔"

ترجمہ: "میری امت میں تیس افراد ایسے اٹھیں گے جو کذاب (انتہائی جھوٹے) ہوں گے، ان میں سے ہر شخص اپنے بارے میں یہ گمان کرتا ہوگا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، اب میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔"

اس حدیث میں قانونی مفہوم کو بہت ہی عمدگی

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

کے ساتھ واضح کر دیا گیا کہ اگرچہ دجال اٹھیں گے، نبوت کے جھوٹے مدعی پیدا ہوں گے، لیکن میں آخری نبی ہوں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے زمانے میں مدعیانِ نبوت اٹھ گئے تھے، پھر اس دور میں تو ان کی رفتار بڑی تیز ہوگئی ہے، آخری زمانہ آ رہا ہے، تیس کی تعداد اب پوری ہونی چاہئے۔

بہاء اللہ ایران میں اٹھا، غلام احمد قادیانی ہندوستان میں اٹھا، ابھی آپ کے ہاں ایک یوسف کذاب تھا جس کو ایک شخص نے ساہیوال جیل میں گولی ماردی ہے، ورنہ وہ بھی کہتا تھا کہ میں محمد ہوں، معاذ اللہ، ثم معاذ اللہ.... پچھلے دنوں خبر آئی تھی کہ ملتان میں کسی نے نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے، وہ گرفتار کیا گیا ہے اور اس پر مقدمہ چل رہا ہے۔

یہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ میری امت میں تیس افراد ایسے ہوں گے کہ جو نبوت کا دعویٰ کریں گے مگر وہ جھوٹے ہوں گے، حقیقت یہ ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

بخاری شریف و مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثین کلهم یزعم انه رسول اللہ۔'' (متفق علیہ)

ترجمہ: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب ایسے افراد نہ اٹھائے جائیں جو دجال ہوں گے، کذاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی اس مفہوم کی حدیث مبارکہ سنن ابی داؤد میں بایں الفاظ آئی ہے:

''لا تقوم الساعة حتی یخرج ثلاثون دجالون، کلهم یزعم انه رسول اللہ۔''

ترجمہ: ''قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تیس دجال ظاہر نہ ہو جائیں، جن میں ہر شخص یہ کہے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔''

یہ تین حدیثیں ختم نبوت کا قانونی مفہوم دو ٹوک انداز میں بیان کر رہی ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔

ایک اور حدیث پاک ملاحظہ کیجئے۔ اس میں تکمیل نبوت کا تصور آ رہا ہے، یہ بڑی پیاری حدیث مبارکہ ہے۔ یہ حدیث مبارکہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے اور اس کی سند بہت قوی ہے، یہ متفق علیہ حدیث ہے، یعنی بخاری شریف اور مسلم شریف دونوں میں موجود ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''یقیناً میری اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک عالی شان عمارت تعمیر کی، اس نے اس عمارت کو بہت عمدہ اور خوبصورت بنایا، سوائے اس کے کہ اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، پھر لوگ آ کر اس عمارت کے چکر لگانے لگے اور (اس کی خوبصورتی اور عظمت شان پر) تعجب کا اظہار کرنے لگے اور لوگ کہتے: بھلا یہ اینٹ کیوں نہ لگائی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔''

مسلم شریف کی ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں:

''فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبیاء۔''

ترجمہ: ''پس اس اینٹ کی جگہ (مکمل کرنے والا) میں ہوں، میں آیا تو میں نے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ ختم کر دیا۔''

ایک حدیث میں یہ الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں:

''ختم بی البنیان وختم بی الرسل۔''

ترجمہ: ''میرے ذریعے سے اس عمارت (قصرِ رسالت) کی تکمیل ہوگئی اور مجھ پر رسولوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔''

اب یہاں محل اور محل میں ایک کمی اور اس کمی کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے پورا ہو جانا، یہ تکمیل نبوت و رسالت کا معاملہ ہے۔

(جاری ہے)

Sonara Gold Colection
سونارا گولڈ کلیکشن
NP1/59 مرادلو ہارا اسٹریٹ، صرافہ بازار، میٹھادر، کراچی
Cell: 0300-8932894, 0313-8932894

تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن

بتاریخ: ۶ رمئی ۲۰۱۲ء بروز اتوار صبح ۱۱ بجے

بمقام: جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

زیر سرپرستی

مخدوم العلماء والمشائخ حضرت
مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق** اسکندر مدظلہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

خصوصی خطاب

فاتحین ختم نبوت، مناظر اسلام
حضرت مولانا **اللہ وسایا** مدظلہ
مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت

ولی کامل زبدۃ السالکین شیخ الحدیث
حضرت مولانا **محمد یحییٰ مدنی** مدظلہ
خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی

شعبہ نشر و اشاعت: **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی** فون: 021-32780337

تحفظ ختم نبوت کانفرنس

زیر سرپرستی:
مخدوم العلماء والمشائخ
مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق** اسکندر مدظلہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت:
جانشین جلالپور شریف
مولانا **محمد اعجاز** مصطفیٰ مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

خصوصی خطاب

فاتحین ختم نبوت، مناظر اسلام
حضرت مولانا **اللہ وسایا** مدظلہ
مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مناظر اسلام وکیل احناف
حضرت مولانا **محمد الیاس گھمن** مدظلہ
امیر اتحاد اہل سنت پاکستان

8 رمئی بروز منگل بعد نماز عشاء	7 رمئی بروز پیر بعد نماز عشاء	6 رمئی بروز اتوار بعد نماز عشاء
بمقام: جامع مسجد دھنی	بمقام: جامع مسجد بلال، نزد قبرستان	بمقام: مفتی محمود پارک
بالمقابل پاکستان چوک	اسکاؤٹ کالونی گلشن اقبال	بالمقابل جامع مسجد باب رحمت گلشن حدید فیز 2

شعبہ نشر و اشاعت: **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی** فون: 021-32780337

سفر حرمین شریفین اور عمرہ کی ادائیگی

قسط:۳

محمد وسیم غزالی

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ ایک احرام میں ایک ہی عمرہ ادا ہوگا، دوسرے عمرہ کے لئے، الگ احرام باندھنا ہوگا۔ اگر آپ عمرہ کریں گے تو نیت کے لئے آپ کو حدود حرم سے باہر جانا ہوگا۔ آپ کو تنعیم جسے مسجد عائشہ بھی کہتے ہیں وہاں تشریف لے جائیں، تنعیم افضل بھی ہے اور قریب ترین بھی، تنعیم جانے کے لئے آپ کو باب عمرہ کے سامنے بس اسٹاپ سے بس مل جائے گی جو دو ریال میں تنعیم لے جائے گی، تنعیم جانے کے لئے بس کے علاوہ ویگن، ٹیکسی اور پرائیویٹ کار والے بھی مل جاتے ہیں، اس گاڑی والے سے پہلے آپ کرایہ طے کرکے جائیں تو آپ کو آسانی رہے گی۔

زائرین یہ بات یاد رکھیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حاضری کی سعادت بخشی ہے تو آپ اس کا حق بھی ادا کریں، بعض لوگ زندگی بھر جتن کرتے رہتے ہیں اور پروانہ جاری نہیں ہوتا۔ کچھ کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا اور حکم صادر ہو جاتا ہے۔ کچھ التجائیں کرتے کرتے تھک جاتے ہیں۔ کچھ اپنی ہی دھن میں کسی اور راہ چل رہے ہوتے ہیں کہ دست غیب ان کا رخ اپنی بارگاہ کی طرف موڑ دیتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ حرم کعبہ دور دراز سے آئے عازمین عمرہ سے چھلک رہا ہے۔ کبھی لگتا ہے کہ مجمع کم ہو گیا۔ اگلی نماز میں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے عاشقان کا ہجوم بے کراں ہو چلا ہے۔ یہ سلسلہ صدیوں سے جاری ہے۔ اللہ کا گھر کبھی تنہا نہیں ہوا۔ مطاف ہر آن عقیدت مندوں کی چاپ سے آباد رہتا ہے۔ زیریں فرش سے بالائی منزلوں اور چھتوں تک، صحن حرم سے بیرونی احاطوں تک، جبینیں سجدہ ریز ہوتی رہتی ہیں۔ مسافر عمر بھر کی آرزو کا چراغ روشن کیے ہزاروں میل کی مسافتیں طے کرکے یہاں آتے، سجدوں کی سوغات حریم کبریا کی دہلیز پر رکھتے اور پھر گھروں کو لوٹ جاتے ہیں۔ کچھ پھر سے آنے کے لئے، کچھ عمر بھر کے لئے۔ آپ بھی اس حاضری کو آخری حاضری سمجھ کر خشوع و خضوع سے عبادات کریں۔

عمرہ سے فراغت کے بعد زائرین کا دل مکہ مکرمہ کی زیارت کے لئے مچلنے لگتا ہے، اور انہیں حضور صلی اللہ وسلم کی وہ بات یاد آتی ہے جب آپ نے مکہ معظمہ کی فضیلت کے بارے میں فرمایا ''اللہ کی قسم! تو اللہ تعالیٰ کی زمین پر بہترین جگہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین بھی۔ اگر مجھے یہاں سے نکلنے پر مجبور نہ کر دیا جاتا تو میں تجھے چھوڑ کر کبھی نہ جاتا۔'' مکہ مکرمہ کی چند مقدس جگہوں کے بارے میں ہم آپ کو تفصیل بتاتے ہیں تاکہ اگر آپ ان کی زیارت کے لئے جائیں تو آپ کو مکمل معلومات ہوں:

میقات:

اس مقام کو کہتے ہیں، جہاں سے حج یا عمرے کی نیت سے مکہ مکرمہ جانے والے شخص کو احرام باندھنا ضروری ہے مختلف سمتوں کی مختلف میقاتیں ہیں، جن کا تعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے بنفس نفیس فرمایا، مدینہ منورہ سے آنے والے زائرین ذوالحلیفہ سے احرام باندھتے ہیں، اس میقات سے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حج و عمرہ کا احرام باندھا تھا، آج کل ذوالحلیفہ کو ''ابیار علی'' کہتے ہیں، کیونکہ سیدنا علیؓ نے یہاں تقریباً 23 کنویں کھدوائے تھے، جن میں سے چند اب بھی باقی ہیں۔ ریاض و طائف کی سمت سے آنے والے لوگ ''قرن منازل'' سے احرام باندھتے ہیں، سیرت سے متعلق یہ بہت مشہور مقام ہے۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے دسویں سال دعوت دین کے سلسلے میں طائف تشریف لے گئے، واپسی پر طائف والوں کے ظالمانہ رویے سے رنجیدہ اور افسردہ جب اس مقام پر پہنچے تو کچھ افاقہ ہوا، ایک فرشتے نے آکر کہا کہ اس وقت پہاڑ میرے تصرف میں ہیں، اگر آپ اجازت دیں تو میں انہیں پہاڑوں کے درمیان اس قوم کو کچل دوں، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور ایسے لوگ پیدا فرمائے گا، جو اس کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے''۔ ''جحفہ'' شام والوں کی اور ''ذات عرق'' اہل عراق کی میقات ہے۔ یمن والوں کی احرام باندھنے کی جگہ ''یلملم'' ہے، جو آج کل ''سعدیہ'' کے نام سے مشہور ہے۔ ان تمام مقامات پر سعودی حکومت نے خوب صورت مساجد تعمیر کرائی ہیں اور زائرین کے احرام باندھنے کے لئے تمام سہولیات کا انتظام ہے۔ پاکستان سے حرمین شریفین جانے والے اکثر زائرین چونکہ جدہ پہنچتے ہیں اور جدہ سے آگے کوئی میقات پوائنٹ نہیں ہے اس لیے ایسے حجاج کرام کو پاکستان سے ہی احرام باندھنا ہوتا ہے البتہ اگر پرواز مدینہ منورہ

کی ہے تو پھر مدینہ منورہ میں حاضری کے بعد ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں گے۔

حدود حرم:

بیت اللہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ اور اس کے گرد و نواح کے ایک وسیع علاقے کو حرم قرار دیا ہے، اس علاقے میں شکار، جنگ و قتال کی اجازت نہیں، انسان و جانور سب کو اس خطے میں امن حاصل ہے۔ حضرت مجاہدؒ آداب حرم کے ضمن میں بیان فرماتے ہیں: "جب تم حرم میں داخل ہو جاؤ تو نہ کسی کو دھکا دو، نہ کسی کو تکلیف پہنچاؤ، نہ بھیڑ بھاڑ کرو"۔ حدود حرم کی تحدید حضرت ابراہیمؑ نے جبرائیل امینؑ کی راہنمائی میں فرمائی، پھر فتح مکہ کے موقع پر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم بن اسد الخزاعیؓ کو ان حدود کی ذمہ داری سونپی، اس کے بعد بھی وقتاً فوقتاً مسلم حکمران حرم کی حد بندی کے طور پر مختلف جگہوں پر مختلف علامات نصب کرتے رہے، آج کل حدود حرم کے مقامات پر سڑک کے دائیں بائیں دو ستون بنا کر، ان پر "بدایۃ حد الحرم" اور "نہایۃ حد الحرم المکہ" کر حد بندی کی نشان دہی کی گئی ہے۔ ان ستونوں سے داخل ہوتے ہی آپ سمجھ جائیں کہ اب ہم امن والے خطے میں داخل ہو گئے، یہاں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے، یہاں کے قیام کو غنیمت سمجھ کر ذکر و اذکار اور عبادات الٰہی کی کثرت کریں۔ حرم کے رقبے کا دائرہ 127 کلومیٹر ہے اور کل رقبہ ساڑھے پانچ سو کلومیٹر مربع ہے، حدود حرم میں سب سے نزدیکی حد حرم "مسجد تنعیم" ہے، یہاں سے سیدہ عائشہؓ نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، اس لیے اسے "مسجد عائشہ" بھی کہتے ہیں۔ حد حرم کا ایک مقام "حدیبیہ" ہے، جسے آج کل شمیسی کہتے ہیں۔ اس مقام پر اسلامی تاریخ کا مشہور واقعہ صلح حدیبیہ رونما ہوا تھا۔ حد حرم میں ایک اور اہم مقام "جعرانہ" ہے۔ اس مقام کو یہ شرف حاصل ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں سے عمرہ کا احرام باندھا۔ ایک روایت میں تو یہ بھی آیا ہے کہ تین سو انبیائے کرامؑ نے یہاں سے عمرہ کا احرام باندھا، اس لیے عشاق بیت اللہ کو اپنے قیام مکہ مکرمہ کے دوران اس جگہ سے بھی عمرہ کا احرام باندھنا چاہیے۔

مکہ مکرمہ:

اللہ تعالیٰ نے اس پاکیزہ شہر کی سرزمین کو اپنے سب سے مقدس گھر خانہ کعبہ کے لیے چنا۔ اسی شہر کو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت ہونے کا شرف حاصل ہے۔ کرۂ ارض پر سب سے افضل، محبوب اور پرکشش شہر ہے۔ اسی شہر میں وہ قبلہ ہے جس کی جانب رخ کرنا ہر نماز میں ضروری ہے۔ یہاں کفار و مشرکین کا داخلہ ممنوع ہے۔ قرب قیامت میں جب فتنوں کا ظہور ہوگا تو فرشتے اس شہر کی حفاظت کریں گے۔ ہجرت کے وقت آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے زار و قطار روتے ہوئے اس شہر کو الوداع کہا، اس لیے مکہ مکرمہ کو الوداع کرتے ہوئے ہماری کیفیت بھی ایسی ہونی چاہیے۔

مسجد الجن:

حج یا عمرے کے لیے جانے والے خوش قسمت افراد اس مسجد کی زیارت کو بھی جاتے ہیں، یہ مسجد اس مقام پر بنائی گئی ہے جہاں تقریباً تین سو جنات نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا تھا، مسجد کا ایک نام مسجد حرس بھی ہے، حرس کے معنی چوکیداری کے ہیں، یہ مسجد مکہ مکرمہ کے آثار میں سے ایک اہم یادگار ہے، جنت المعلیٰ قبرستان کو جاتے ہوئے راستے میں پڑتی ہے، زائرین کو چاہیے کہ وہاں حاضری دے کر نوافل پڑھنے کی سعادت حاصل کریں۔

جنت المعلیٰ، حجون:

مکہ مکرمہ کے چاروں طرف پہاڑ ہیں، مکہ کے ہموار نشیبی علاقے کو "بطحاء" کہتے ہیں، مسجد حرام کی مغربی اور جنوبی سمت کا علاقہ "مسفلہ" جبکہ مشرقی حصہ "معلاۃ" کہلاتا ہے، یعنی مکہ مکرمہ کا بالائی حصہ، "معلاۃ" کی مناسبت سے وہاں کے قبرستان کا نام "جنت المعلیٰ" جنت المعلاۃ" ہے۔ معلاۃ کو حجون بھی کہا جاتا ہے، حجون دراصل ایک پہاڑ کا نام ہے، اسی کی مناسبت سے وہاں کے محلے کا نام "حی الحجون" روڈ کا نام "شارع الحجون" ہے، فتح مکہ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی سمت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، حجون میں ہی اپنا خیمہ لگایا، اسی پہاڑ کے دامن میں جنت المعلاۃ ہے۔ اسی مقبرے میں ہماری عظیم ماں سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ مدفون ہیں، جنت المعلیٰ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نعم المقبرۃ ھذہ) کتنا اچھا قبرستان ہے، قیامت کے دن یہاں دفن ہونے والے اہل ایمان اپنی عظیم ماں سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کی قیادت میں اٹھیں گے اور مامون و محفوظ جنت میں داخل ہوں گے، خوش نصیب ہیں، وہ ہستیاں جنہیں حرمین شریفین کی خاک نصیب ہو۔ اے اللہ! ہمیں بھی حرمین شریفین کی مقدس مٹی میں دفن ہونا نصیب فرما۔ آمین ثم آمین۔

غار حرا:

یہ غار جس پہاڑی پر ہے، اسے جبل نور بھی کہتے ہیں، آج کل اسی نام سے مشہور ہے، یہ مسجد حرام کے شمال مشرق میں سطح زمین سے 281 میٹر کی بلندی پر واقع ہے، غار تک پہنچنے کے لئے پہاڑ پر چڑھتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ لگ جاتا ہے، غار کی شمالی سمت سے داخل ہونے کا ایک سوراخ ہے، جس تک پہنچنے کے لیے دو پتھروں کے درمیان سے گزر کر جانا پڑتا ہے، جن کا درمیانی فاصلہ صرف (4) سنٹی میٹر ہے، غار کی لمبائی تین میٹر اور چوڑائی کہیں کم کہیں زیادہ ہے،

زیادہ سے زیادہ چوڑائی 1.30 میٹر ہے، اس میں دو آدمی آگے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں، داہنی سمت بھی تھوڑی جگہ ہے، جس پر ایک آدمی بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ آقاو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم اسی غار میں جا کر عبادت فرمایا کرتے تھے۔ اسی پہاڑ پر پہلی وحی اتری، اسی پہاڑ کے قریب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل کو ان کی اصل شکل میں دیکھا۔ اس غار میں بیٹھے، عبادت کرنے سے عجیب نورانیت اور فرحت محسوس ہوتی ہے، سکون قلب میسر ہوتا ہے، یہاں پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت وریاضت اور مشقت کا احساس ہوتا ہے۔

غار ثور:

مسجد الحرام سے جنوب کی سمت چار کلو میٹر کے فاصلے پر جبل ثور میں یہ غار واقع ہے، اس غار کو تین دن کائنات کی عظیم ہستی اور سب سے افضل امتی کی میزبانی کا شرف حاصل ہے، اس مبارک غار کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے اِذْهُمَا فِي الْغَارِ۔ یہ غار اس کشتی کے مشابہ ہے جس کا نچلا حصہ اوپر کو کر دیا جائے، غار کی اندرونی بلندی 1.5 میٹر ہے طول وعرض 3.5×3.5 میٹر ہے، اس کے دو دہانے ہیں، ایک مغربی سمت میں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے تھے، اس دروازے سے لیٹ کر اندر جایا جاسکتا تھا، نویں صدی ہجری کے آغاز سے تیرھویں صدی ہجری تک اس دہانے کو مرحلہ وار وسیع کیا جاتا رہا، اب اس کی اونچائی نیچے والی سیڑھی کو ملا کر تقریباً ایک میٹر ہے، دوسرا دروازہ مشرقی سمت میں ہے جو مغربی دہانے سے زیادہ کشادہ ہے، اور یہ دہانہ بعد میں بنایا گیا ہے تاکہ لوگوں کو غار میں داخل ہونے اور نکلنے میں آسانی ہو۔ (بہ حوالہ نقوش پائے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، ص80) اس غار تک چڑھنا بہت دشوار ہے عام طور پر ڈیڑھ گھنٹہ لگ جاتا ہے، یہ تو اب کی بات ہے جب راستہ وغیرہ کھلا اور کشادہ کر دیا گیا ہے، وہ دونوں ساتھی کیسے اس غار تک پہنچے ہوں گے، جب راستہ بہت کٹھن اور دشوار گزار تھا، پہاڑ پہ چڑھنا آسان نہ تھا، جو لوگ اس غار تک پہنچے، چڑھنے کی مشقت اٹھائی، وہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی دوستی اور خدمت کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے بھی صدیق اکبرؓ کی قربانی کا صلہ دیا، عمر بھر اپنے رفیق محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، روضۂ جنت میں ساتھ آرام فرما ہیں، قیامت میں بھی ساتھ اٹھیں گے، جنت میں بھی رفاقت برقرار رہے گی۔ حجاج کرام وزائرین کو غار حرا اور غار ثور پر حاضری دینی چاہیے مگر عورتیں اور ضعیف لوگ نہ جائیں، کیوں کہ پہاڑی پر چڑھنا کافی مشکل کام ہے۔

جبل ابی قبیس:

بیت اللہ کے سامنے کو صفا سے ہوتے ہوئے اوپر چڑھ کر جاتے ہیں بعض اہل علم کہتے ہیں کہ شق القمر کا معجزہ اسی جگہ ہوا تھا، جبکہ بخاری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ منیٰ میں ہوا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں اس پہاڑ کا نام امین تھا، کیونکہ حجر اسود طوفان نوحؑ کے وقت سے اس جگہ رکھا ہوا تھا، ایک شخص ابوقبیس نامی نے جب اس پر مکان بنایا تو لوگ اس کو جبل ابوقبیس کہنے لگے۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب پہاڑوں سے پہلے زمین پر اسی پہاڑ کو پیدا فرمایا۔

منیٰ:

8 ذی الحجہ کو حجاج کرام منیٰ پہنچ کر پانچ نمازیں پڑھتے ہیں، منیٰ کے معنی ہیں "بہنا" چوں کہ یہاں ایام عید الاضحی میں قربانیاں کی جاتی ہیں اور ان کا خون بہتا ہے، اس لیے اس جگہ کو منیٰ کہا جاتا ہے، ایک قول یہ بھی ہے کہ اہل عرب ایسی جگہ کو منیٰ کہتے ہیں، جہاں لوگ جمع ہوتے ہیں، یہاں بھی لوگ حج کے موقع پر جمع ہوتے ہیں، منیٰ مسجد حرام سے مشرقی جانب 7 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے، البتہ سرنگ کے ذریعے پیدل صرف 4 کلو میٹر کا فاصلہ ہے، سعودی حکومت نے منیٰ میں حجاج کرام کی رہائش کے لیے نہایت اعلیٰ قسم کے آگ لگنے سے محفوظ خیمے لگائے ہیں، جن میں گرمی سے بچنے کے لیے ٹھنڈے ہوادار کولر کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ منیٰ حدود حرم میں ہے، اس کی حدود کی تعیین کے لیے "بـــداية منى" "نهاية منى" کے بورڈ لگائے گئے ہیں۔

جمرات:

تین جگہ حضرت ابراہیم نے شیطان کو کنکریاں ماریں، جب وہ آپ کے راستے میں رکاوٹ بنا، ان مقامات کو جمرات ثلاثہ کہتے ہیں، حجاج کرام ان تینوں جگہوں پر رمی کرتے ہیں، یہ جمرات پتھر کے ستون کی شکل میں تھے، یہ اس جگہ کی تعیین کے لیے علامتی نشان تھے، جہاں شیطان ظاہر ہوا تھا، 1292ھ کے بعد پھر ان ستونوں کے اردگرد حوض بنائے گئے، کئی سال تک یہی شکل رہی، مگر ہجوم کے پیش نظر یہاں کافی لوگ زخمی اور جاں بحق ہوئے تو سعودی حکومت نے ان ستونوں کی جگہ طویل دیواریں کھڑی کر دیں، اور جمرات کی اوپر نیچے کئی منزلیں بنا دیں، جس سے بیک وقت لاکھوں حجاج کرام رمی کر سکتے ہیں۔

مسجد خیف:

چھوٹے جمرہ کے قریب مسجد خیف ہے، جس میں بہت سے انبیائے کرام نے نمازیں ادا کیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں پانچ نمازیں ادا کیں، خطبہ دیا، ماضی قریب میں اس مسجد کی تعمیر و توسیع کی گئی اور حجاج کرام کی سہولت کے لیے ایئر کنڈیشن، پنکھے، بیت الخلاء اور وضو خانوں کی تعمیرات کی گئی ہیں۔

وادی محسر:

عرفات کی طرف جاتے ہوئے مزدلفہ سے پہلے ایک وادی ہے جس کا نام وادی محسر ہے، مشہور یہ ہے کہ اس وادی میں ہاتھی والے لشکر پر اللہ کا عذاب آیا

تھا، لیکن علامہ دسوقیؒ نے نقل کیا ہے کہ وادی محسر اصحاب فیل کی ہلاکت کی جگہ نہیں ہوسکتی، کیوں کہ وہ حرم کے اندر ہے اور اصحاب فیل کو حرم سے باہر ہلاک کیا گیا، لہٰذا صحیح بات یہ ہے کہ یہ وہ جگہ ہے، جہاں ایک آدمی نے حالت احرام میں شکار کیا تھا، اس پر ایک آسمانی آگ آئی اور اس آدمی کو جلا ڈالا، اسی لیے اسے ''وادی النار'' بھی کہتے ہیں۔ وادی محسر کی تعیین کے لیے بھی بڑے بڑے بورڈ لگائے گئے ہیں، یہ جگہ اگرچہ حدود حرم میں ہے، مگر مشعر نہیں ہے کہ اس کی تعظیم کی جائے، اس لیے اس جگہ پر حجاج کرام کے خیمے نہیں لگائے جاتے۔

مزدلفہ:

منیٰ اور عرفات کے درمیان ہے، اس مقام کا نام مزدلفہ اس لیے ہے کہ ''المزلفة'' کے معنی ہیں رات کا ابتدائی حصہ، حجاج کرام بھی یہاں رات کے اندھیرے میں پہنچتے ہیں، یا اس لیے کہ ''ازلف'' کے معنی ہیں قریب کرنا، اکٹھا کرنا، حجاج کرام بھی بیک وقت اکٹھے یہاں سے کوچ کرتے ہیں، مقام مزدلفہ کا طول چار کلومیٹر ہے، اس کی حد وادی محسر سے شروع ہوکر مازمین (دو پہاڑ جو آمنے سامنے ہیں) تک ہے، اور رقبہ 12.25 کلومیٹر مربع ہے، مزدلفہ کی حدود واضح کرنے کے لیے ''بداية مزدلفه، نهاية مزدلفه'' کے بورڈ لگے ہوئے ہیں۔ مزدلفہ میں مسجد مشعر الحرام ہے، یہ مسجد منیٰ کی مسجد خیف سے پانچ کلومیٹر اور عرفات کی مسجد نمرہ سے سات کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، سعودی حکومت نے یہ مسجد بھی بڑے شاندار انداز سے تعمیر کی ہے اور مزدلفہ میں بھی حجاج کرام کے لیے ہر قسم کی سہولیات کا انتظام کیا ہے۔

میدان عرفات:

یہ میدان تقریباً 104 کلومیٹر مربع زمین پر محیط ہے، مسجد حرام سے جنوب مغرب میں 22 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس میدان کی تعیین کے لیے ہر طرف بورڈ لگے ہوئے ہیں، سعودی حکومت کی طرف سے اس میدان میں حجاج کرام کے لیے زیادہ سے زیادہ سہولیات کا انتظام ہے، وسیع وعریض کشادہ سڑکیں، جگہ جگہ بیت الخلاء، ڈسپنسریاں بنائی گئی ہیں، یوم عرفہ میں حکومت اور دیگر ٹرسٹ کی طرف سے حجاج کرام کے لیے کھانے اور مشروبات کا بھی خوب اہتمام ہوتا ہے، مسجد نمرہ اور جبل رحمت کے آس پاس کی فضا کو ٹھنڈا کرنے کے لیے پائپ فٹ کیے گئے ہیں، جن سے پانی باریک ذرات (ہلکی بارش) کی شکل میں نکل کر فضا کو خوش گوار اور ٹھنڈا بنا دیتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ میدان میں تقریباً ایک لاکھ نیم کے درخت لگائے گئے ہیں، تاکہ گرمی کی شدت کم ہوجائے۔

وادی عرنہ، مسجد نمرہ:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات تشریف لائے تو ایک خیمے میں قیام فرمایا، خیمے کے قریب ہی وادی عرنہ میں زوال کے بعد حج کا خطبہ دیا، اس جگہ پر اب مسجد نمرہ قائم ہے، مسجد کی مغربی جانب ایک چھوٹی سی پہاڑی کا نام نمرہ ہونے کی مناسبت سے اس مسجد کو 'مسجد نمرہ' کہتے ہیں۔ وادی عرنہ مکہ مکرمہ کی ایک وادی ہے، یہ حدود عرفات اور حدود حرم دونوں سے باہر ہے، پھر اس جگہ جو مسجد نمرہ بنی، وہ بھی عرفات سے باہر تھی، بعد میں توسیع ہوتی رہی، اب اس مسجد کے دو حصے ہیں، اگلا حصہ عرفات سے باہر ہے، یہ مسجد کا قدیمی حصہ ہے، اور پچھلا حصہ عرفات کے اندر ہے، یہ بعد کی توسیع ہے، مسجد نمرہ کے اندر ہی عرفات کی حدود واضح کرنے کے لیے سبز قسم کی لائنیں، بورڈ وغیرہ لگا دیے گئے ہیں، تاکہ حجاج عرفات کی حدود کو جان لیں۔

وادی محصب، مسجد اجابہ:

حج سے فراغت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی محصب یعنی ابطح میں ایک رات قیام فرمایا، یہ جگہ منیٰ اور حجون پہاڑ کے درمیان تھی، اُس وقت مکہ مکرمہ سے باہر تھی، مگر اب مکہ مکرمہ کی آبادی وسیع ہونے کی وجہ سے یہ شہر کا ایک حصہ بن چکی ہے، اس جگہ ایک مسجد بنی ہوئی ہے، جس کا نام پہلے ''مسجد المحصب'' تھا، آج کل مسجد الاجابہ کے نام سے معروف ہے، اس محلے کا نام ''حي المعابدة'' ہے، منیٰ سے واپس آتے ہوئے گاڑیوں کے راستے پر حی المعابدہ میں مسجد ملک عبدالعزیز کے سامنے دائیں ہاتھ پر ایک خوب صورت چھوٹی سی مسجد ''مسجد الاجابہ'' ہے، حج سے واپسی پر بہت سے حجاج اتباع سنت کے جذبے سے اس جگہ پہنچتے ہیں، یہ مسجد کئی بار تعمیر ومرمت کے مراحل سے گزری، مسجد سے باہر دیوار میں کئی قدیم کتبے لگے ہوئے ہیں، ایک کتبے پر لکھی ہوئی موجودہ تعمیر کی تاریخ 1422ھ بمطابق نومبر 2001ء ہے۔

زائرین مکہ مکرمہ کی زیارات مقدسہ سے فیضیاب ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی روز مرہ کی عبادات معمولات زندگی پر بھی ایک نظر ڈالیں کہ ہمارے مکہ مکرمہ کے قیام میں ہم سے اس شہر کے احترام وآداب میں کوئی خطا تو نہیں ہورہی؟ کیونکہ یوں تو گناہ کرنا ہر مقام پر بڑا ہے لیکن حرم میں نہایت قبیح ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ کسی شہر میں صرف ارادہ کرنے سے مواخذہ نہیں ہوتا لیکن مکہ مکرمہ میں ارادہ پر بھی مواخذہ ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں:

''ومن يرد فيه بالحاد بظلم نذقه من عذاب اليم''

ترجمہ: ''اور جو شخص اس میں کجروی کرنے کا ارادہ کرے شرارت سے تو ہم چکھائیں گے اس کو دردناک عذاب۔''

(جاری ہے)

آنکھوں دیکھا حال

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ساہیوال

رپورٹ: مولانا محمد قاسم رحمانی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے زیر اہتمام بلدیہ گراؤنڈ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۷/اپریل ۲۰۱۲ء کو منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی دو نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز جامعہ محمدیہ ساہیوال کے مدرس قاری محمد عثمان کی سحور کن تلاوت سے ہوا۔ جامعہ رشیدیہ کے مدرس مولانا شاہد عمران عارفی کے منظوم کلام نے بہت سماں باندھا۔ کانفرنس کے انتظامات کے لئے مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا عبدالرزاق مجاہد اوکاڑہ، مولانا محمد خبیب ٹوبہ ٹیک سنگھ شب و روز مصروف رہے۔ سیکورٹی کے فرائض جامعہ علوم شرعیہ اور جامعہ رشیدیہ کے طلبا نے مولانا منظور احمد قاسمی کی سرکردگی میں سرانجام دیئے۔ میڈیا کمیٹی کے انچارج قاری محمد طاہر رشیدی تھے۔ جمعیت علماء اہلسنت کے قاری منظور احمد قاسم، جامعہ رشیدیہ کے مہتمم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا کلیم اللہ رشیدی، جامعہ علوم شرعیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا طارق مسعود، جامعہ انوریہ مسجد نور کے قاری بشیر احمد، جامعہ عیدگاہ کے پیر جی مولانا عبدالباسط نے مہمانانِ خصوصی کے خورد و نوش کا بھرپور انتظام کیا۔

کانفرنس کی صدارت قائد تحریک ختم نبوت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم اور جمعیت اہلحدیث کے سربراہ مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کی۔ کانفرنس سے افتتاحی خطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی نے کیا۔ پیر صاحب لوگوں سے عہد لے رہے تھے کہ ختم نبوت کے پروگراموں میں اپنی نجات کی نیت سے شریک ہوا کریں۔ انہوں نے مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی قادیانیت کے مقابلہ میں خدمات کا تذکرہ کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا کہ یہ اجتماع ختم نبوت کے عنوان سے ہے۔ تقسیم سے پہلے فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ قادیانی فتنہ اسلام کے لئے بڑا فتنہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ میری امت میں عنقریب جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوں گے، ان کے دجال اور کذاب ہونے کی علامت یہ ہے کہ ان کا یہ دعویٰ ہوگا وہ نبی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار اشخاص نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا۔ آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیؓ کو حکم دیا کہ اسود عنسی کو قتل کر دو۔ ہزاروں صحابہ نے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کا مقابلہ کیا۔ جتنے جھوٹے مدعیان نے نبوت کا دعویٰ کیا اس کا مقصد یہ تھا کہ اسلام کو ختم کر دیا جائے۔ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے خطیب اور کرسی اٹھا کر رکھنے والا نیز ہر طرح کا کام کرنے والے ثواب میں برابر ہیں۔ علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ نے کہا کہ مرزا قادیانی کے ساتھ گمراہوں کا ٹولہ تھا۔ حضرت مولانا مدظلہ نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ قادیانی سے نرم گوشہ رکھنے والے کو بھی اتنا ہی عذاب ہوگا جتنا قادیانی کو۔ ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی میں ۲۲۸ ممبران تھے، تمام آزاد خیال، وہ مسلمان بھی موجود تھے جن کی قادیانیوں سے دوستی تھی، حق کے ترجمان بھی قومی اسمبلی میں موجود

دعائے مغفرت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحکیم اور مولانا عبدالنعیم کے والد گرامی گزشتہ دنوں اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حق تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اپنی جوارِ رحمت میں خاص مقام نصیب فرمائے، ان کے صدقات جاریہ کو تا قیام جاری وساری فرمائیں۔ تمام مبلغین ختم نبوت نے واقعہ کی اطلاع کے بعد اپنے اپنے تبلیغی حلقہ کے مدارس و مساجد میں مرحوم کے رفع درجات کے لئے دعاؤں کا اہتمام کیا۔ رب کریم جماعت کے تمام محبین، مخلصین اور معاونین جو اس دنیا سے رخصت ہو گئے، ان کی مغفرت فرمائیں، حال ہی میں کراچی جماعت کے محب خاص اور مجلس کے مہربان جناب حاجی عبدالجبار صاحب کو شہید کیا گیا۔ حق تعالیٰ ان کی شہادت کو ان کے درجات کی بلندی اور مغفرت کاملہ کا ذریعہ بنائیں۔ پسماندگان کو صبر جمیل اور استقامت علی الدین نصیب فرمائے۔ آمین۔

تھے۔ اللہ پاک نے اہل حق کو کامیاب فرمایا اور قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔

جماعت اسلامی کے راہنما جناب محمد انور گوندل نے کہا کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت مسیلمہ کذاب کے دعویٰ کی طرح ہے۔ مسیلمہ کذاب نے کہا تھا کہ وہ آپ ﷺ کے ساتھ معاون بن کر آیا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ختم نبوت کی عمارت مکمل ہوگئی ہے، ہم اس عمارت میں کسی کو رخنہ نہیں ڈالنے دیں گے۔ موجودہ حکومت کے دور میں اسلامیات سے قرآنی آیات نکال دی گئی ہیں۔ انگریزی کتب میں آپ ﷺ کی توہین وگستاخی پر مشتمل مواد چھاپ کر اللہ کے عذاب کو دعوت دی جارہی ہے۔

صاحبزادہ مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی ابن مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے کہا کہ کائنات میں ساری قومیں بستی ہیں، اکثریت مسلمانوں کی ہے، جن کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بے چین کئے ہوئے ہے کہ مسلمان سب کچھ قربان کرکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی حفاظت کرتا ہے۔ انہوں نے حضرت طلحہ بن براءؓ کا محبت رسول کا واقعہ شاندار انداز میں بیان کیا۔ مولانا نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ملک میں شراب کی بوتل مہنگی اور علماء کا خون سستا ہے۔ مسلمان قادیانی مصنوعات استعمال کرکے ان کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ ہم نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کرنا صحابہ کرامؓ سے سیکھا ہے۔

شیخ اعجاز رضا صدر انجمن تاجران نے کہا کہ آج ہم اس کانفرنس میں محبت رسول سے تجدید عہد کے لئے حاضر ہوئے ہیں، ہمارا سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر قربان ہے۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے بغیر ایمان نامکمل ہے۔ ہم علماء کرام کے شانہ بشانہ تحفظ ناموس رسالت کے لئے قربانی دینا اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔

حضرت مولانا بشیر القادری نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام اکابرین کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس بھرپور کانفرنس منعقد کرنے پر انہیں مبارکباد دیتا ہوں۔ مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت سے پہلے حضرت مولانا امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے اپنے مرید حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ سے فرمایا کہ: ”مہر علی! ہندوستان میں ایک فتنہ شروع ہونے والا ہے۔ اللہ پاک اس کے انسداد کے لئے آپ سے کام لیں گے۔“ چنانچہ پیر صاحب نے اپنے شیخ کے حکم پر قادیانیت کا بھرپور تعاقب کیا۔

حضرت مولانا عبدالرؤف چشتی نے مرزا قادیانی کی غلیظ عبارات سے بتلایا کہ قادیانیت کا شرافت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، اس کی تحریروں سے گھن آتی ہے، بعض عبارتیں کوئی شریف آدمی اپنی

ختم نبوت کانفرنس، کوٹری

بمقام: جامع مسجد ختم نبوت، غریب آباد کالونی، مین بس اسٹاپ، بہار کالونی سائٹ ایریا، کوٹری

زیر سرپرستی	خصوصی خطاب	زیر صدارت
حضرت مولانا رب نواز جلالپوری مدظلہ مہتمم مدرسہ خاتم النبیین کوٹری	شاہین ختم نبوت، مناظر اسلام حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ	محترم الحاج جناب محمد رمضان صاحب

بتاریخ: یکم مئی ۲۰۱۲ء بروز منگل بعد نماز مغرب

نوٹ: ۱۸، ۱۹، ۲۰ مئی بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بعد نماز مغرب دفتر ختم نبوت لطیف آباد میں ختم نبوت کورس منعقد کیا جارہا ہے۔

کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات دفتر ختم نبوت حیدر آباد سے رابطہ کریں

منجانب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹری فون: 022-3869948، سیل: 0333-3553926

بمن بچی کے سامنے نہیں پڑھ سکتا۔

حضرت مولانا خواجہ عبد الماجد صدیقی صاحب نے سامعین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آیئے ہم اس پیغمبر رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جن کی اتباع سے نجات ملتی ہے۔ صحابہ کرامؓ آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے جڑ گئے، کامیاب ہوئے، اپنی جوانیاں اللہ تعالیٰ کے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر قربان کردیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بلند مراتب عطا فرمائے۔

حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہر انسان اپنی ہمت کے مطابق جتنا حصہ ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اتنی خیر و برکت نازل فرماتا ہے۔ حضرت امیر مرکزیہ کے زیر امارت ختم نبوت کانفرنسوں میں شریک ہوتا ہوں اور خوشی محسوس کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مکمل دین عطا فرمایا ہے۔ آج ہم اپنے فروعی اختلافات میں الجھ گئے ہیں میں آج تمام دیوبندیوں، بریلویوں اور اہلحدیث حضرات کو کہتا ہوں کہ جو امام ابوحنیفہؒ کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا میرے نزدیک وہ مسلمان کہلوانے کا حقدار نہیں، فقہ حنفی ہماری ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا عطیہ ہے میں جماعت اہلحدیث کی طرف سے یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ کے کندھے سے کندھے ملا کر چلیں گے اور عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کریں گے۔ میں نے حضرت خواجہ خان محمدؒ سے عہد کیا تھا اور اس کی تجدید کرتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ عقیدۂ ختم نبوت کو مضبوط کرتے رہیں گے۔ اس موقع پر انہوں نے تمام دوستوں کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر تجدید عہد کیا۔

حضرت مولانا رشید احمد لدھیانوی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں اس کانفرنس میں شرکت اپنے لئے ذریعۂ نجات سمجھتا ہوں، اللہ قبول فرمائے۔ اگر ہم عقیدۂ ختم نبوت کو چھوڑ دیں تو ہم مٹ جائیں گے۔ ہم اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے اکٹھے نہ ہوئے تو ہمارا وجود ختم ہوجائے گا، تمام دینی، سیاسی جماعتیں اکٹھی ہوجائیں، تمام دینی جماعتیں متحد ہوکر ملک کی حفاظت کریں۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ پر کوئی کمپرومائز نہیں کیا جائے گا۔ پاکستان میں خون خرابہ میں قادیانی ہاتھ ملوث ہیں۔ ان قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ اسٹیج پر تمام مکاتب فکر کے علماء کرام موجود ہیں، اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ ہم سب متحد و متفق ہیں۔ شہدائے ختم نبوت کی قربانیوں کا ثمرہ ہمیں ۱۹۷۴ء میں ملا ہے۔

چیچہ وطنی سے مفتی محمد عثمان، قاری محمد زاہد، اقبال قافلہ لے کر آئے اور کانفرنس میں شرکت کی۔

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے

خود پسندی اور تکبر ہی مسلمان کو علم دین سے محروم کردیتے ہیں: مفتی سعید احمد اوکاڑوی

کراچی.... ۱۲/اپریل ۲۰۱۲ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب دفتر ختم نبوت، جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش کراچی میں ماہانہ تربیتی نشست سے خطاب کرتے ہوئے استاذ الحدیث حضرت مولانا مفتی سعید احمد اوکاڑوی نے دینی مدارس کے طلباء سے کہا کہ آپ کو علم دین سے نوازا گیا ہے، لہٰذا اس پر غرور نہ کریں، اپنے دل میں کبھی یہ بات نہ آنے دیں کہ ہم بہت بڑے علامہ ہیں، خود پسندی اور تکبر ہی مسلمان کو علم دین سے محروم کردیتے ہیں۔ آپ خوب جانتے ہوں گے مرزا غلام احمد قادیانی کا پہلا خلیفہ حکیم نورالدین کیسے گمراہ ہوا؟ یہ شخص ایک بار حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کو دیکھ کر فرمایا:

”عنقریب ایک شخص دعوائے نبوت کرے گا، تم اس سے بچ کر رہنا، اس کے پاس نہ جانا، کیونکہ میں تمہارا نام لوح محفوظ میں اس کے ساتھیوں میں لکھا ہوا دیکھ رہا ہوں۔“

جب مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو شیطان نے حکیم نورالدین کو ابھارا کہ تم بہت بڑے عالم ہو بحث مباحثہ تمہاری فطرت ہے، اس سے مناظرہ کرو اور اسے شکست دے دو۔ حکیم نورالدین میں اپنے علم پر غرور و تکبر پیدا ہوگیا اور وہ مناظرہ کرنے پہنچ گیا۔ وہ اسے شکست تو کیا دیتا، الٹا مرتد ہوکر قادیانی ہوگیا اور مرزا کا معاون اور دست راست بن گیا اس کے مرنے کے بعد پہلا خلیفہ مقرر ہوا۔ حکیم نورالدین کو اسی تکبر اور خود پسندی نے علم اور ایمان سے محروم کیا۔ اسی طرح اپنے اکابرین اور اساتذہ پر تنقید کرنا بھی انسان کو علم اور ایمان سے محروم کردیتا ہے۔ یہ مرض آج کل کے طلبا میں بہت عام ہے، کتنے لوگ ایسے گزرے ہیں کہ بہت ذہین اور لائق فائق تھے، دینی علوم پڑھتے تھے مگر اپنے اسلاف کے خلاف بولتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لوگ فراغت کے بعد دین کی خدمت سے محروم ہوگئے۔ داڑھیاں منڈوادیں، مغربی لباس زیب تن کرلیا اور دنیاداری میں لگ کر اپنا دین برباد کرلیا۔ ایسے کتنے لوگ ہیں جو اپنے اسلاف پر تنقید کرنے کی وجہ سے قادیانی بن گئے اور خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بن گئے۔ لہٰذا اس مرض سے ہمیشہ بچیں اور اپنے اکابر پر اعتماد کی فضا قائم رکھیں۔

تمام علماء کرام مقررین اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ جو کوئی شخص ختم نبوت کا انکار کرنے والا ہے گویا وہ اس دین کا، اس شریعت کا، اس قرآن پاک کا، اس امت کے آخری امت ہونے کا انکار کر رہا ہے۔ قرآن کی اہانت کرنے والے کی رعایت نہیں ہو سکتی تحفظ ختم نبوت کا دفاع، دفاع صحابہؓ ہے، دفاع قرآن ہے، دفاع حدیث ہے بلکہ پورے دین اسلام کا دفاع و حفاظت ہے۔

حضرت مولانا محمد الیاس چنیوٹی نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں اس کامیاب کانفرنس کے انعقاد پر تمام اراکین ختم نبوت اور تمام شرکاء کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر عملدرآمد کرانے پر جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے استاد قاری بشیر احمدؒ اور ٹیکنیکل کالج کے طالب علم رفیق اظہر نے قربانی دی، آج ہم ان کی شہادت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ قادیانی جماعت نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کو نقصان پہنچایا ہے۔ شہدائے ساہیوال کا قاتل شہر میں دندناتا پھرتا ہے، کیا انتظامیہ گرفتار نہیں کرسکتی؟ قادیانی آئین پاکستان کے غدار ہیں، قادیانیوں نے آج تک پاکستان کے وجود کو تسلیم نہیں کیا۔ بانیٔ پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کا جنازہ نہیں پڑھا، انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ شناختی کارڈ کی بنیاد پر پاسپورٹ تیار ہوتے ہیں، ان میں مذہب کا خانہ شامل کیا جائے۔

حضرت مولانا محمد عالم طارق نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو تاریخی کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی۔ مولانا چنیوٹی کے مطالبہ کی تائید کرتے ہوئے قاری بشیر احمد اور اظہر رفیق کے قاتلوں کی گرفتاری کے مطالبہ کی تائید کی۔ چک نمبر ۸۶ کے قادیانی زمیندار کی تبلیغی سرگرمیوں پر قدغن کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ نبوت اس منصب اور عہدہ کا نام ہے، جس پر اللہ پاک انسانوں کے لئے پیغام ہدایت بھیجتے رہے۔ آخری نبوت ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، حضرت جبریل علیہ السلام چوبیس ہزار مرتبہ تشریف لائے اور آخر میں تکمیل دین کا اعلان کردیا۔ روئے زمین پر سچا دین صرف دین اسلام ہے، جس کی شریعت اور احکام کامل و اکمل ہیں۔ اب وحی کا دعویٰ کرنے والا مرتد اور دجال و کذاب ہے۔ قادیانی ختم نبوت کا انکار کرکے اللہ پاک پر عدم اعتماد کرتے ہیں۔ قادیانی اللہ اور اس کے رسول کے منکر اور گستاخ ہیں اور چودہ صدیوں کے مسلمانوں کے ایمان کا انکار کرتے ہیں۔ ضلع کی انتظامیہ ہمارے مطالبات پر عملدرآمد کرائے، بصورت دیگر ہمارے مسلمان عملاً کلمات طیبہ کی حفاظت کریں گے۔ انہوں نے قراردادوں کی پرزور تائید کی۔ گلگت اور کراچی میں مسلمانوں کے اموال اور جانوں کی حفاظت کرنے کا مطالبہ کیا۔ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ ایم پی اے خیبر پختونخواہ نے اہل شہر کو کامیاب کانفرنس پر خراج تحسین کیا۔ انہوں نے کہا کہ تمام مسلمانوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تمام تحاریک میں بھرپور حصہ لیا۔ مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک کی اسمبلی میں عظیم الشان خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ نیز شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی عظمت کو بھی سلام۔ اب بھی اسمبلیوں میں علماء کرام اپنا بھرپور کردار ادا کررہے ہیں اسلامی دفعات اور قانون تحفظ ناموس رسالت کا دفاع کررہے ہیں۔ ☆☆

خوشاب کے سرکردہ قادیانیوں کا قبول اسلام

پیلو وینس... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پیلو وینس خوشاب کے رہنماؤں کی کوششوں اور محنت سے وہاں کے سرکردہ قادیانیوں نے مرزائیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرلیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق جناب ظہیر علی ولد گل شیر (سابق صدر جماعت قادیانی پیلو وینس) جناب لیاقت علی پٹواری ولد گل شیر (سابق خزانچی جماعت قادیانی) جناب نور حیات ولد محمد خان، جناب طارق اقبال ولد غلام عباس دو خواتین سمیت دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے ہیں۔ ان خواتین میں سے ایک خاتون، جناب ظہیر علی اور جناب لیاقت علی کی چچازاد بہن ہیں۔ اس موقع پر مولانا عبدالجبار مہتمم جامعہ علوم شرعیہ جوہرآباد نے انہیں دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی مبارکباد دی اور ان کے بروقت فیصلے کو سراہا کہ زندگی کی اسی مہلت میں اخروی زندگی کے بنانے کے موقع کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ ان حضرات کے مسلمان ہونے میں مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ پیلو وینس کے سرپرست فقیر عبدالرزاق اور بھائی ریاست علی نمبردار رکن تبلیغی جماعت پیلو وینس کی شبانہ روز کی محنت ہے جو رنگ لائی اس کے علاوہ مولانا عبیداللہ عادل جنرل سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب، مولانا اظہار الحسن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب اور عرفان محمود برق، مولانا محمد اسلم بہادر لنگری مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب کے پیلو وینس کے مختلف قادیانیوں کے ساتھ سوالات و جوابات کی مجلس اور جمعۃ المبارک کے خطبات کی برکات ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام نومسلموں کو استقامت نصیب فرمائیں۔

خبروں پر ایک نظر

یہود و نصاریٰ انبیاء کرام علیہم السلام کی گستاخی کو روشن خیالی سے تعبیر کرتے ہیں: علماء کرام

چوعاقل (محمد مبشر حسین) ۱۸ر مارچ بروز اتوار بعد نماز مغرب شاہی بازار چوعاقل میں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد سندھ کے مشہور نعت خواں عبدالواحد معشوق علی جتوئی نے ہدیہ نعت پیش کیا، اس کے بعد باقاعدہ کانفرنس کا آغاز ہوا، مقررین میں مولانا قاری خلیل احمد خطیب مرکزی جامع مسجد سکھر، مولانا تجمل حسین گمبٹ، مولانا ممتاز احمد کلہار فیصل آباد، مفتی محمد طاہر بانچوی، مولانا عبداللطیف اشرفی اور مولانا قاضی احسان احمد مرکزی مبلغ شامل تھے۔ علماء کرام نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا، لیکن امت مسلمہ نے اس کا بھرپور تعاقب کیا، پاکستان کی تمام عدالتوں سمیت قومی اسمبلی نے مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان کسی نبی کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی کو بھی کفر سمجھتے ہیں اور اسے کسی صورت برداشت نہیں کرتے۔ یہود و نصاریٰ انبیاء کرام علیہم السلام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کو روشن خیالی سے تعبیر کرتے ہیں، مسلمانان عالم اس روشن خیالی کو کفر سمجھتے ہیں اور اس کو کسی صورت برداشت نہیں کریں گے۔

مولانا قاری خلیل احمد نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ مرزا قادیانی کائنات کا بدترین کافر تھا کہ اس بدبخت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکا ڈالا ہے۔ مسلمان مر تو سکتا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دعویٰ نبوت کرے اس کو کسی صورت برداشت نہیں کرسکتا انشاء اللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ قافلہ پاکستان اور بیرون ملک برطانیہ، امریکا، افریقہ اور دنیا کے آخری کونے تک فتنہ قادیانیت کا تعاقب کرتا رہے گا۔

مولانا میر محمد میرک نے کہا کہ گستاخ رسول کی سزا سزائے موت کو انتہا پسندی کہنے والے خود انتہا پسندی کا شکار ہیں۔

مفتی محمد طاہر بانچوی نے کہا کہ پاکستان کے موجودہ حکمراں امریکی مفادات کے محافظ ہیں۔ امریکا بین الاقوامی سامراج، مسلم کش، احسان فراموش اور دشمن اسلام اسٹیٹ ہے، امریکا گستاخانہ خاکے شائع کرنے والوں کا پشت پناہ ہے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اپنے خطاب میں کہا کہ کلیدی اسامیوں اور حساس اداروں میں موجود قادیانی امریکا، اسرائیل اور بھارت کو خفیہ معلومات فراہم کررہے ہیں۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹائے بغیر ملک میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔

مولانا ممتاز احمد کلہار نے اپنے خطاب میں کہا کہ ناموس رسالت پر کوئی مسلمان حرف نہیں آنے دے گا، اس کے لئے اگر مسلمانوں کو غازی علم دین شہید کا کردار ادا کرنا پڑا تو گریز نہیں کریں گے۔

مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ مرزا قادیانی نے ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت کیا تھا، اس وقت سے لے کر آج تک علماء کرام اس فتنہ کے خلاف کام کررہے ہیں اور پاکستان بننے کے بعد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کی، جماعت کے مبلغین چوکیداروں کی طرح پوری دنیا میں مسلمانوں کو قادیانی فتنہ سے بچانے کے لئے کام کررہے ہیں اور مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ وہ قادیانی مصنوعات شیزان وغیرہ خرید کر اس مردہ کو زندہ کررہے ہیں، اگر آج امت مسلمہ قادیانیوں اور قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کرے تو یہ اپنی موت آپ مرجائیں گے۔

کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا غلام اللہ بانچوی نے کی اسٹیج سیکریٹری کے فرائض حافظ عبدالغفار شیخ نے انجام دیئے۔ کانفرنس رات ایک بجے مولانا قاضی احسان احمد کی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مولانا خلیل الرحمن اظہر، قاری عبدالقادر چاچڑ، حافظ عبدالغفار شیخ، پیر عبدالحنان، مولانا اطہر حسین، مولانا محمد جاوید، حافظ محمد ایاز، شیخ غلام شبیر، شیخ قدرت اللہ چاچڑ، قاری حماد اللہ عبیدی و دیگر ساتھیوں نے بھرپور محنت کی اللہ تبارک و تعالیٰ تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

سانحۂ ارتحال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کندھ کوٹ کے ناظم مولانا رحیم بخش چاچڑ کے چچا طویل علالت کے بعد خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مولانا جمال الدینؒ کی عمر ۷۰ سال سے زائد تھی۔ مرحوم نے اپنے گاؤں جان سیارو کندھ کوٹ میں مدرسہ دارالعلوم حمادیہ قائم کیا اور پورے علاقہ میں تبلیغی کام اور خدمت قرآن میں اپنی زندگی گزار دی۔ سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے کندھ کوٹ میں مولانا رحیم بخش چاچڑ سے تعزیت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی دینی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین۔

مرزا قادیانی کی کتابیں کذبات، چالبازیوں، مکاریوں اور بیماریوں کے حوالہ سے بھری پڑی ہیں: مولانا اللہ وسایا مدظلہ

خوشاب ... گزشتہ دنوں ۴۰ ڈی بی قائد آباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسلم بہار تنگری اور ضلع چنیوٹ کے مبلغ مولانا غلام مصطفی نے عوام الناس کے کثیر مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم قادیانیوں کی خیرخواہی میں یہ بات کرتے ہیں کہ آپ لوگ اتنی بات کا اقرار کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹ بولتا تھا، کیونکہ ۱۸۹۱ء تک وہ کہتا رہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں، پھر اس کے بعد اس نے دعویٰ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے، یہ اس کا نظریہ ۱۸۹۱ء کے بعد کا ہے جو تادم مرگ رہا۔ یہ کل عرصہ سترہ سال بنتا ہے، آپ کہتے ہیں کہ ان سترہ سالوں میں مرزا نے سچ کہا، ہم مسلمان کہتے ہیں کہ ۱۸۹۱ء سے پہلے سچ کہتا رہا آخری سترہ سال جھوٹ کہا، اس کے جھوٹے ہونے پر دونوں فریق متفق ہیں، اب اس میں غور کرو کہ ہم جھوٹ کا زمانہ کم شمار کرتے ہیں اور مرزائی لوگ تقریباً ۴۰ سے ۵۰ سال کا زمانہ مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا شمار کرتے ہیں، جس آدمی نے اتنا جھوٹ کہا ہو انصاف کی نظر سے بتاؤ وہ کیسے ولی کے منصب پر آسکتا ہے؟ چہ جائیکہ اس کو نبوت کے منصب پر بٹھایا جائے۔

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے تقریباً پونے دو گھنٹے خطاب کیا، جس میں آپ نے مشفقانہ انداز میں تمام مرزائیوں کو دعوت اسلام دی۔ انہوں نے کہا کہ غور کرو مسلمانو! آپ بھی اور قادیانیو! آپ بھی کہ اللہ لم یزل نے ہر وہ چیز جسے بنایا، اس کی ابتداً بھی ہے اور انتہا بھی۔ دن کی ابتداً سورج کے طلوع ہونے سے ہے اور انتہا غروب شمس سے ہوتی ہے۔ ایک فرد کی ابتدا ماں کے پیٹ سے ہوتی ہے اور انتہا جب روح قفس عنصری سے جدا ہوتی ہے، ہو جاتی ہے، اسی طرح جب نبوت و رسالت کی ابتداً حضرت آدم علیہ السلام سے ہے اس کا تقاضا ہوا کہ انتہا بھی ہو، اس وقت پوری دنیا میں تین مذاہب ہیں: یہودیت، عیسائیت اور اسلام۔ مذہب اسلام کو تقریباً چودہ سو سال ہوئے اور عیسائیت کو دو ہزار سال ہوگئے، یہودیت اس سے بھی قدیم ہے، ان دونوں مذاہب میں نبوت و رسالت کے جاری ہونے کے شواہد موجود ہیں، جبکہ مذہب اسلام میں ختم نبوت کی بیسیوں گواہیاں ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد خلافت کا ذکر ملتا ہے، جبکہ قادیانی حضرات بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد نبوت نہیں بلکہ خلافت ہے۔ شریفو! بتاؤ کون سی کمی تھی جو مرزا غلام احمد قادیانی نے پوری کی ہے؟ جبکہ ختم نبوت کا اتفاق ہوگیا، ہم مسلمان کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی۔ اختلاف صرف اتنا رہا کہ ہم حضور کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں اور آپ مرزا غلام احمد قادیانی کو، بتاؤ اس میں کون سی خوبی تھی جس کی وجہ سے آپ اس کو اتنا درجہ دیتے ہو؟ حالانکہ مرزا کی کتابیں اس کے کذبات، اس کی چال بازیوں، اس کی مکاریوں اور اس کی بیماریوں کے حوالے سے بھری پڑی ہیں:

غیروں سے کہا، غیروں سے سنا ہوتا،
کاش! ہم سے کہا ہوتا، ہم سے سنا ہوتا۔

ہم آپ کو اچھی طرح آگاہ کرتے اور کہتے ہیں کہ جاؤ اپنی کتب کو باریک بینی سے دیکھو اور غور کرو، اپنی عارضی زندگی کو لہو ولعب، خواہش پرستی سے نکال کر حقیقی زندگی میں داخل کرو، اپنی قبر و آخرت کو اچھا کرلو اور شفاعتِ محمدی کے لئے اپنے آپ کو تیار کرلو۔ کاش! آپ ہدایت کے طلبگار ہو، اور آپ کو ہدایت نصیب ہو جائے۔ آمین۔

ملتِ اسلامیہ پر جب بھی بُرا وقت آیا، قادیانیوں نے خوشی کے شادیانے بجائے

کندھ کوٹ ... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے مدرسہ فیض القرآن ختم نبوت کندھ کوٹ میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ ملت اسلامیہ پر جب بھی کوئی بُرا وقت آیا، تو قادیانیوں نے اس پر خوشی کے شادیانے بجائے۔ شاہ فیصل شہید ہوئے تو قادیانیوں کے مرکز چناب نگر میں گھی کے چراغ جلائے گئے۔ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو تختہ دار پر لٹکایا گیا یا جنرل ضیاء الحق مرحوم کا طیارہ کریش ہوا تو قادیانی اسے اپنی حقانیت سے تعبیر کرتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ سینکڑوں قادیانی اس وقت اسرائیل کی فوج میں موجود ہیں جو فلسطینیوں پر آگ برسا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خدام اس دور میں مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ کر رہے ہیں، ہر روز کسی نہ کسی شہر میں قادیانی مسلمان ہو رہے ہیں اور ان شاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب پوری دنیا سے قادیانیت کا نام و نشان مٹ جائے گا۔

ختم نبوت کانفرنس

زیر نگرانی جناب قاری محمد عارف صاحب
خطیب جامع مسجد فاروق اعظم

بفیضان نظر شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمہ اللہ

زیر سرپرستی حضرت مولانا عبدالسلام صاحب
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

تاریخ 5 مئی 2012ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء بمقام جامع مسجد فاروق اعظم تا اختتام جاری
حیدرآباد

حضرت مولانا توصیف احمد صاحب
مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد

حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی صاحب مدظلہ
استاذ العلماء یادگار اسلاف
شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ سجاول

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ
مناظر اسلام شاہین ختم نبوۃ
مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

خطیب ختم نبوت حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب
مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

مداح رسول نعت خواں حافظ مولانا اشفاق احمد صاحب
کراچی

قاری سیف الرحمن
مفتی محمد فصیح
مفتی محمد عرفان
قاری منظور الحق
قاری رفیق اللہ

مولانا تاج محمد
مولانا محمد ایوب سندھانی
مولانا محمد سعید جدون
مولانا محمد جمیل الرحمن
مولانا شبیر احمد

نوٹ: 18، 19، 20 مئی بروز جمعہ ہفتہ اتوار بعد نماز مغرب دفتر ختم نبوت میں ختم نبوۃ کورس منعقد کیا جا رہا ہے۔ شرکت کے خواہشمند حضرات دفتر سے رابطہ کریں۔

منجانب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
آٹو بھان روڈ لطیف آباد نمبر 2
0223869948
0333-3553926

جنت میں گھر بنائیے!

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کے زیرِ اہتمام تعمیر ہونے والی جامع مسجد اقصیٰ

سیکٹر ۱۷۔ بی، شاہ لطیف ٹاؤن کراچی، کا تعمیراتی کام تیزی سے جاری ہے

آئیے۔۔۔اس صدقہ جاریہ میں شامل ہو کر آخرت کی لازوال نعمتیں حاصل کیجئے

رابطہ: 0300-9899402، 0321-2277304